عنوان	اگر میں تجھ سے کچھ مانگوں
لکھاری	سمانہ زیدی
پلیٹ فارم	ناول ہی ناول "اور" آن لائن ویب چینل
پبلیشر	ناول ہی ناول "اور" آن لائن ویب چینل
ویب سائیٹ	NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com
واٹس ایپ	+923155734959
جی میل	NovelHiNovel@Gmail.Com OnlineWebChannel @Gmail.Com

انتباہ !

یہ ناول "ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل "کی ویب سائٹ نے لکھاری کی فرمائش پر آپ سب کے لیے پیش کیا ہے۔

اس ناول کا سارا کریڈٹ رائٹر کو جاتا ہے۔ اس ناول میں غلطیاں بھی ممکن ہیں کیونکہ انسان خطا کا پتلا ہے تو اس ناول کی غلطیوں کی زمہ دار ویب نہیں ہو گی صرف اور صرف رائٹر ہی ہو گا ویب نے صرف اسے بہتر انداز سے سنوار کر آپ سب کے سامنے پیش کیا ہے۔ اس ناول کو پڑھیے اور اس پر تبصرہ کر کے رائٹر کی حوصلہ افزائی کیجیے۔

اپنے ناولوں کا پی ڈی ایف بنوانے کے لیے واٹس ایپ پر رابطہ کریں

+923155734959

اس ناول کے تمام رائٹس "ناول ہی ناول"، "آن لائن ویب چینل "اور لکھاری کے پاس محفوظ ہیں۔ لکھاری یا ادارے کی اجازت کے بغیر ناول کاپی کرنا یا کسی حصہ کو شائع کرنا قانوناً جُرم ہے،

Novel Hi Novel & Online Web Channel

السلامُ علیکم !

ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل کی ویب سائیٹ میں دینا چاہتے ہیں تو رابطہ کریں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com

NovelHiNovel & OWC Official

NovelHiNovel@Gmail.Com

OnlineWebChannel @Gmail.Com

03155734959

اگر میں تجھ سے کچھ مانگوں

سمانہ زیدی کے قلم سے

این ایچ این اور اوڈبلیو سی پبلیشرز

بے فکری سے مسکراتے چہرے ہوا میں قہقہوں کی گونج اسے متوجہ کر رہی تھیں مگر وہ ڈھیٹ بنی اپنے سر کو جھکائے صفحات پر آڑھی ترچھی لکیریں کھینچ رہی تھی جتنا شور بڑھتا جاتا تھا اس کا ہاتھ بھی اسی تیزی کے ساتھ چلتا تھا۔ماہی ورشہ نے اسے دور سے پکارا وہ تو شاید اپنے کام میں اتنی گم تھی کہ اسکی پکار پر بھی سر نہیں اٹھایا۔ورشہ نے اپنا پورٹ فولیو دھماکے سے اس کے سامنے پھینکا ماہی نے سر اٹھا کر اسے دیکھا اور پھر سے اپنے کام میں مصروف ہو گئی۔ماہی ورشہ کی روہانسی آواز سے اس کے چہرے پر مسکراہٹ آئی چند لمحوں کے لیے اس نے کام کو روکا۔ کیا ہوا پھر ریجیکٹ ہو گیا۔ورشہ نے افسردگی سے سر ہلایا یار اتنی محنت سے بنایا تھا سر یاور کو پسند نہیں آیا اور تم کیوں اتنی محنت کر رہی ہو تمھارا تو بغیر دیکھے پسند آجائے گا ورشہ کے تبصرے پر اس نے ورشہ کو گھورا۔

ماہی چھوڑو یار چلو میں تمھیں گھر چھوڑ دوں۔ورشہ نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ہوں چلو اس نے بھی جلدی سے سامان سمیٹا۔مجھے مال روڈ اتار دینا ایک جگہ انٹرویو کے لیے جانا ہے۔اچھا چلو ٹھیک ہے۔اور پورٹ فولیو پر دلجمعی سے کام کرو اپروو ہو جائے گا۔ورشہ جو مگن سی چل رہی تھی ماہی کی آواز پر گھوم کر اس کے سامنے تھی یہ کیا جوق تھا میں نے دل لگا کر کام کیا تھا ہاں میں سمجھتی ہوں تم نے دل لگا کر سر یاور پر کام کیا تھا ماہی کی سنجیدگی

میں زرا برابر فرق نہیں پڑا تھا۔کیسی دوست ہو یار اب اپنا دکھ تم سے بھی نہیں کہ سکتی ورشہ نے آہ بھری یہ ڈرامے بازی کیسی اور کے سامنے کرنا تمھیں میں بچپن سے جانتی ہوں۔ارے ہاں میں بھی تو تمہیں بچپن سے جانتی ہوں پھر بھی پتا نہیں کیوں تمھارے ساتھ ہوں ورشہ نے منہ بنایا۔ماہی نے مسکراہٹ چھپانے کے لیے سر جھکایا۔ہنس لو ہنس لو میں نے کونسا نظر لگانی ہے ویسے آخری بار کب ہنسی تھی یاد ہے کچھ۔ورشے جلدی کرو یار وہاں کا ایم ڈی ویسے بھی سنا ہے خردماغ کا ہے۔کوئی بات نہیں میری دوست کے کام سے وہ ویسے بھی ایمپریس ہو ہی جائے گا اس نے پیار سے ماہی کی چن پر ہاتھ رکھ کر کہا۔مائی ڈیئر وہ کوئی میرے مامے چاچے کا پتر نہیں ہے ویسے بھی میرے جیسے لاکھوں سے وہ روز نمٹتا ہے ماہی نے سنجیدگی سے کہا۔اچھا جی جاؤ آگیا تمھارا مال روڈ ورشہ نے پیار سے اس کا گال چوما ماہی کو چڑ تھی اس کے گال چومنے سے اس لیے اسے گھورتے ہوئے نیچے اتر گئی۔ورشہ ہاتھ ہلاتے ہوئے آگے بڑھ گئی۔

ماہی بھی کچھ دیر چل کر درانی انڈسٹری کی لفٹ میں سے اپنے مطلوبہ آفس کے سامنے پہنچ گئی تھی وہ وہاں پہلے بھی انٹرویو دے کر جا چکی تھی آج ڈیزائن چیک کروانے تھے اس کے

لیے چند اور لڑکیاں بھی وہاں موجود تھیں اس سے پہلے بھی وہ چھوٹے موٹے پروجیکٹ جو اپنے پروفیسرز کے ریفرنس سے اسے ملتے تھے کرتی رہی تھی ابھی تک اس کے ہر کام کو سراہا گیا تھا یہاں کا سیلری پیکج اچھا تھا اور اسے اس وقت اچھی تنخواہ کی ضرورت تھی۔اسے امید تھی کے یہ جاب اسے مل جائے گی۔ منہا خاور اس کا نام لیا جا رہا تھا وہ آخری کینڈیڈٹ تھی۔ آفس کے خنک ماحول میں وہ جو کوئی بھی تھا پہلی نظر میں کیسی کو بھی متاثر کر سکتا تھا۔ماتھے پر آتے بالوں کو ہاتھ سے پیچھے کرتے ہوئے اس نے سرتاپا ماہی پر نظر ڈالی۔ماہی کے اجازت طلب کرنے پر اس نے جواب دیے بنا اس کے ڈیزائن پر نظر ڈالی بلاشبہ اس لڑکی کے ڈیزائن ابھی تک آنے والے تمام اُمیدواروں میں کمال تھے مگر جو الفاظ اس کے منہ سے ادا ہوئے اس سے ماہی کے چہرے کی رنگت بدل گئی تھی۔ مس منہا خاور میں نے اپنی زندگی میں اس سے فضول ڈیزائن نہیں دیکھے جن میں ابتدا سے ہی جھول ہوں میں تو حیران ہوں کہ آپ جاب کرنے کا سوچ کیسے سکتی ہیں آپ کے کام کو تو ابھی بہت مچیورٹی کی ضرورت ہے۔ماہی کا رنگ تیزی سے بدل رہا تھا۔کوی بات نہیں سر جو آپ کو مناسب لگے آپ اس کو ہائیر کرلی۔ماہی اس کے سامنے سے ڈیزائن اٹھاتے ہوئے بولی۔آپ کو جانے کے لیے نہیں کہا گیا ماہی نے حیرانی سے اس کی طرف دیکھا جو

اب کرسی سے ٹیک لگائے اس غور سے دیکھ رہا تھا ماہی اس کی رویے کو سمجھ نہیں پا رہی تھی۔ تشریف رکھیں مس منہا خاور اس نے ہاتھ سے اشارہ کیا۔ معزرت سر مجھے یہ جاب نہیں چاہیے۔ وہ واپسی کے لیے مڑی۔ مس جو آفر میں آپ کو دینے والا ہوں اس کی سیلری اس سیٹ سے کہیں زیادہ ہو گی اور مجھے پتا ہے آپ کو جاب کی ضرورت ہے۔ وہ کہتا ہوا اپنی سیٹ سے کھڑا ہو کر اپنی سیٹ کی بیک کو تھامے کھڑا تھا۔ ماہی نے پلٹ کر اسے دیکھا۔ ماہی کے پلٹنے پر اس نے اپنے مدعا جاری رکھا۔ ویسے کیا آپ کیسی کے ساتھ ریلیشن میں رہی ہیں۔ اس نے ماہی کے چہرے پر نظریں جمائے کہا جس کا غصے سے سرخ ہوتا چہرہ اس کی برداشت کی غمازی کر رہا تھا۔ آپ نے بتایا نہیں مس منہا خاور۔ وہ جو پلٹ کر باہر جا رہی تھی تھی اس کی برداشت جواب دے گئ تھی۔ وہ واپس پلٹی اس کی ٹیبل پر رکھی ہر چیز کو اس نے ہاتھ مار کر پھینکا مسٹر ایکس وائے زی یہ جا کر اپنی بہن سے پوچھنا کے کتنوں کے ساتھ ریلیشن میں ہے۔ اس نے پانی کی بوتل اس کے منہ پر ماری۔ جیسے اس نے آرام سے کیچ کر لیا تھا۔ وہ بھی پوچھ لوں گا آپ بتائیں میرے ساتھ ریلیشن میں آئیں گی۔ وہ بھی کوئی ڈھیٹ ہی تھا۔ ماہی کا بس نہیں چل رہا تھا اس کا سر پھاڑ دے۔ وہ ایک سرد نظر ڈال کر وہاں

سے نکل آئی تھی۔ خود کو مظبوط کرتے ہوئے بھی گھر پہنچنے تک کتنی بار اس نے آنسو صاف کیے تھے۔

رائم درانی نے ماہی کے جاتے ہی میٹنگ کال کر لی تھی وہ ان ڈیزائنر پر کام کرنا چاہتا تھا جو منہا خاور وہاں چھوڑ کر گئی تھی۔ وہ رات دیر تک اس پر کام کرتا رہا تھا بیشک اس لڑکی کے ڈیزائنر کمال تھے اور جو اس نے اس لڑکی کے ساتھ کیا وہ ابھی سوچنا نہیں چاہتا تھا۔ رائم درانی کو جاننے والوں کو اگر معلوم ہو جاتا کہ اس نے کیسی لڑکی سے اتنی چیپ گفتگو کی ہے تو کوئی بھی نہیں مانتا اپنے سرکل میں وہ موسٹ ڈیمانڈگ بیچلر تھا۔ چھ فٹ ہائٹ سلکی بلیک ہیر زفیر کمپلیکش ڈارک براؤن آئیز اور اپنی خوبصورتی کو اجاگر کرنے کے لیے بہترین ڈریسنگ سینس اسے سب میں نمایاں کرتی تھی ابھی اے سی سی اے کی ڈگری لے کر آیا تھا اور اپنے فادر کا بزنس چلا رہا تھا مصطفی درانی کی ساکھ بہت مظبوط تھی وہ خود بھی کامیاب بزنس مین تھے اور رائم نے آتے ہی بزنس انڈسٹری میں دھوم مچادی تھی۔ اس نے کمرے میں آتے ہی خود کو بستر پر گرالیا تھا ماما، بابا، حریم اور صائم نادرن ایریاز گئے ہوئے تھے کہا تو اسے بھی تھا مگر کچھ ضروری کام کی وجہ سے وہ رک گیا۔ بہت تھکا دینے والا دن

تھااس نے سیدھا ہوتے ہوئے آنکھوں پر ہاتھ رکھااور چھم سے کیسی کی پلکوں کااٹھنا گرنا اس کی نظروں میں آگیا۔وہ کوئی حسین و جمیل لڑکی نہیں تھی مگر کچھ تو ایسا تھا کہ رائم درانی کو یاد رہ گئی تھی۔اس کی چہرے پر اس کی پلکوں کے سائے شاید اس کو متوجہ کر گئے تھے یا پھر اس کے الفاظ کی کڑواہٹ اسے دیکھنے پر مجبور کر گئی تھی۔وہ پروفیسر یاور سے این سی اے ملنے گیا تھا کچھ کام کے حوالے سے اسے مدد چاہیے تھی۔یاور بابا کے دوست کا بیٹا تھا۔وہ آفیس میں نہیں تھا مگر کچھ سٹوڈنٹس اس کا ویٹ کر رہے تھے وہ چلتا ہوا باہر لگی کیاریوں کے پاس آگیا تھا جہاں وہ دو لڑکیاں باتیں کر رہیں تھیں ان میں سے ایک دوسرے کو ڈانٹ رہی تھی کے وہ کبھی وقت پر کام مکمل نہیں کرتی اور پھر اس کا دماغ خراب کرتی ہو وہ تیزی سے چارٹ پر ہاتھ چلا رہی تھی اس کی کام کو رائم نے سراہا۔وہ دونوں شاید کیاری کے پیچھے ہونے کی وجہ سے اسے دیکھ نہیں پائیں تھیں۔مگر اس لڑکی کے چہرے پر اس کی لمبی پلکوں کا عکس رائم کو چند لمحوں کے لیے خود سے بھی غافل کر گیا تھا۔اب وہ کیسی لڑکی کا قصہ سنا رہی تھی جس نے کیس لڑکے کے ساتھ ریلیشن بنانے کے بعد خودکشی کر لی تھی۔کام کرتی ہو لڑکی خاموشی سے اپنا کام کر رہی تھی جب کے دوسری مسلسل بولے جا رہی تھی۔مگر جب وہ بولی تو رائم کا دل کیا کے اس کے جا کر ایک تھپڑ تو

ضرور مارے۔ہاں تو کیا ورشے جب حالات ایسے بن جائیں کے لڑکیاں مجبور ہو کر ریلیشن میں آجائیں تو مرنا ہی مقدر بنتا ہے۔ کیا مطلب ماہی حالات خراب ہوں گے تو ہم بھول جائیں گے کہ لڑکیوں کی عزت انکا کل اثاثہ ہوتی ہے اور حالات تو تمھارے بھی خراب ہیں تو ورشہ کی بات کاٹ کر وہ بولی تھی تو مجھے اگر کوئی آفر کرتا تو شاید میں بھی سوچ لیتی آہ پر اپنی اتنی قسمت کہاں شٹ اپ ماہی میں بھائی کو بتاؤں گی جاؤ جاؤ میں ڈرتی نہیں ہو کیسی سے وہ کچھ اور بھی کہہ رہی تھیں مگر رائم کے دماغ میں تو ایک جملہ ہل چل مچا گیا تھا کہ اگر مجھے آفر ہوتی۔رائم نے آخری نظر اس کے ملیح چہرے پر ڈالی اور آفس کی طرف بڑھ گیا۔تو پھر کیسی رہی آفر مس منہا خاور اس کا ریکشن سوچتے ہوئے اس کے چہرے پر مسکراہٹ آئی۔ریلشن تو بنانا پڑے گا مس منہا خاور ڈھونڈنا تو پڑے گا تمہیں آخر رائم درانی ریلیشن بنانا چاہتا ہے دنیا کا سب سے خوبصورت اور محرم ریلیشن۔

کیا ہوا ہے ماہی جب سے انٹر ویو دے کر آئی ہو تب سے پریشان ہو کوئی بات نہیں کوئی اور جاب مل جائے گی۔ فہمانے بہن کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا پہ در پہ پیش آنے واقعات سے اس کی چہکتی ماہی تو کہیں کھو گئی تھی بس ورشہ اور حنان تھے جو اس کو تھوڑی دیر کے لیے

اس کے خول سے واپس لے آتے تھے۔ماہی فہمانے پھر آواز دی فہماماما کے ساتھ ہمیں بھی مر جانا چاہیے تھا دادی صحیح کہتی تھیں لڑکیوں کو پیدا ہی نہیں ہونا چاہیے۔وہ جو الٹی لیٹی تھی لیٹے لیٹے ہی بولی۔ماہی ہوا کیا ہے تم پریشان کر رہی ہو مجھے۔منہانے حرف با حرف اسے سب بتادیا تھا۔تم نے منہ کیوں نہیں توڑا اس کا فہما کو بھی غصہ آرہا تھا۔یہ مردوں کا معاشرہ ہے منہ توڑ کر بھی قصوروار پھر بھی میں نے ہی ہونا تھا۔اچھا اس فضول انسان کی وجہ سے تم کیوں اپنے آپ کو پریشان کر رہی ہو بابا بھی کتنی بار تمھارا پوچھ چکے ہیں ورشہ کا بھی فون آیا تھا انو اور عیشا کھانے پر ویٹ کر رہی ہیں تم نہیں آؤ گی تو وہ کھانا نہیں کھائیں گی اس نے پیار سے بہن کے سر میں ہاتھ پھیرا۔ہوں تم چلو میں آتی ہوں ۔منہانے اٹھ کر بال سمیٹے وہ اس غیر شخص کے لیے اپنی فیملی کو پریشان نہیں کر سکتی تھی ۔ان کی ماما کو چار بیٹیوں کی ماں ہونے پر سسرال سے نکال دیا گیا تھا اس کے بابا نے ان چاروں کے لیے ہر رشتہ چھوڑ دیا تھا چار سال پہلے ماما کی ڈیتھ کے بعد وہ ان کی ماں اور باپ دونوں بن گئے تھے ایک مکمل اور خوشحال فیملی جہاں ہر وقت ماہی چہچہاتی تھی پھر فیکٹری میں بابا کے ہاتھوں اور پاؤں پر کیمیکل لگنے کی وجہ سے انگلیاں کاٹنا پڑیں تب سے منہا کہیں کھو گئی تھی ان کے گھر میں خاموشی کا راج رہتا اس کے بابا زندہ دل تھے کوشش کرتے

تھے بیٹیاں پریشان نہ ہوں مگر منہا بغیر کہے ان کو جان لیتی تھی لاابالی سی منہا کیسے اتنی سمجھ دار ہوئی وہ تو خود حیران ہو جاتے۔وہ بی ایس فائنل ائیر میں تھی گھر کے حالات اچھے تھے مگر منہا جانتی تھی بابا کی دوا، چاروں کی پڑھائی اور گھر کا خرچہ وہ کب تک سیونگ سے کرتے رہیں گے۔اس لیے امتحانات سے پہلے نوکری کی کوشش کر رہی تھی۔اس سے چھوٹی فہما بی اے تھرڈ ائیر، انوشہ بی فارمیسی فسٹ ائیر اور عیشا فسٹ ائیر کی سٹوڈینٹ تھی۔منہا جاب نہ ملنے پر پریشان تھی آج کے واقعے تو اسے اور پریشان کر دیا تھا۔سب اس کے انتظار میں تھے اس نے سوچوں کو جھٹک کر اٹھتے ہوئے باہر کا رخ کیا۔اسلام علیکم بابا جیتی رہو میری جان طبیعت ٹھیک ہے انہوں نے پریشانی سے پوچھا جی بابا بس تھک گئی تھی اور جاب بھی نہیں ملی اس نے منہ بنایا کوئی بات نہیں مل جائے گی اب وہ کھانا جو دبھی کھا رہی تھی اور بابا کو بھی کھلا رہی تھی۔بابا میں سوچ رہی ہوں اوپر والا حصہ کرائے پر دے دیں۔اس نے خاور صاحب سے کہا۔ہوں خیال تو اچھا ہے۔انہوں نے سر ہلایا پھر میں حنان سے کہتی ہوں کیسی کروائے دار کے لیے وہ جوش سے بولی۔ہوں ٹھیک ہے میں دیکھ لوں گا صبح اگر ریپرنگ کی ضرورت ہے۔جی بابا۔صبح حنان سے بات کرتی ہوں۔وہ اور ورشہ اکھٹے کالج جاتے تھے۔کچھ ٹائم پہلے ہی حنان نے ورشہ کو ڈرائیونگ سیکھا کر

گاڑی لے دی تھی۔ وہ اب اکھٹے ہی کالج جاتیں تھیں پہلے حنان کو اپنے کام چھوڑ کر انہیں چھوڑ
نے جانا پڑتا تھا۔

اسلام علیکم اس نے ٹی وی لاؤنج میں داخل ہوتے ہی بلند آواز میں سلام کیا۔ وعلیکم سلام ورشہ کے بابا نے اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر خاور صاحب کی طبیعت پوچھی۔ جی بابا بھی ٹھیک ہیں انکل حنان گھر پر ہے ورشہ نے اندر آتے ہوئے اسے گھورا۔ کیوں بھائی سے کوئی کام ہے وہ ناشتہ اس کے سامنے رکھتے ہوئے بولی۔ ہاں ہے تو جب تک ہم واپس آئیں گے پھر وہ نہیں ملیں گا۔ اچھا جاتی ہوں مگر خبر دار بھائی کے آتے ہیں تم نے پڑتی بدلی۔ جب وہ چھوٹی تھی تو اس کی ماما حنان کو ورشہ کی طرح بھائی کہنے کا کہتی تھیں مگر وہ ڈھیٹ بن کر مزے سے اس کا نام لیتی پھر بڑی ہونے پر وہ سب کو مزے سے کہتی کہ وہ خوبصورت اور ہینڈسم لڑکوں کو بھائی نہیں بناتی پھر آہستہ آہستہ سب کو عادت ہو گئی اور حنان تو اسے بالکل اسے ورشہ کی طرح ہی ٹریٹ کرتا تھا مگر جب وہ دونوں اکھٹے ہوتے تو ورشہ کو بہت تنگ کرتے۔ سب تو چاہتے تھے کے ماہی اور حنان مان جائیں تو وہ ان کا رشتہ طے کر دیں

۔مگر ورشہ اور ماہی جانتے تھے کے وہ فہما کو پسند کرتا ہے۔اس رشتے کے حوالے سے بھی وہ حنان سے ہر مسئلہ شیر کر لیتی تھی۔ورشہ اور حنان اندر آئے تو اسے افسوس ہوا اور اپنی دوست پر پیار بھی آیا جو سوتے سے حنان کو اٹھا کر لائی تھی۔کیا ہوا مانو وہ کنزا بیگم کی گود میں سر رکھ کر صوفے پر لیٹ گیا۔حنان آپ سو جاؤ پھر بات کر لیں گے وہ جو آنکھیں بند کرنے لگا تھا اسے گھورتا ہوا سیدھا ہوا بات میں نے کانوں سی سننی ہے تو بولتی جاؤ اور دوبارہ لیٹ گیا ورشہ کو ہنسی آرہی تھی وہ بھی صرف حنان کے سامنے سیدھی رہتی تھی۔اس نے ورشہ کو کہنی ماری۔ہاں بیٹا بولو کیا بات ہے۔وہ آنٹی میں چاہ رہی تھی کے اوپر والا پورشن کروائے پر دے دیں تو حنان کوئی اچھی فیملی ہو آپ کے جاننے والوں میں تو دیکھ دیں۔حنان بالوں میں ہاتھ پھیرتا ہوا سیدھا ہوا۔ماما میں نے کل آپ کو بتایا تھا نانا مانی کی پھپھو پاکستان شیفٹ ہوئی ہیں ان کا گھر بن رہا ہے تو چھ ماہ کے لیے گھر چاہیے ان کے دو بیٹے ایک بیٹی اور ہزبینڈ وائف ہیں۔مانی لے مجھے کہا تھا پوچھتا ہوں اگر ابھی بھی چاہیے۔پھر اتنے عرصہ میں کوئی اور ڈھونڈ لیں گے۔ہوں وہ سر جھکائے بولی۔مانو اور کچھ مسئلہ بھی ہے۔نہیں تو پھر جاؤ دیر ہو رہی ہے۔بابا آپ خاور انکل کے ساتھ دیکھ لیجیے گا ریپر نگ کی تو ضرورت نہیں ہے۔جی بیٹا جی انہوں نے پیار سے بیٹے کو دیکھا جو ہر وقت ہر ایک کی مدد

کے لیے حاضر رہتا تھا۔اس نے بھی باپ کے گلے میں بانہیں پھیلائے ماتھا آگے کیا۔ بابا میں بھی ورشہ فوراً آگے ہوئی۔ بس جل گئی باپ بیٹے کی محبت سے اس نے ورشہ کو چھیڑا ۔جی نہیں اس نے ماہی کا ہاتھ تھاما اور باہر کی طرف بڑھی۔ مانو مسئلہ حل ہو جائے گا میں ہوں نا پریشان نہیں ہوتے۔ ویسے بھائی اس کو بھی نا آپ کی ہی بات سمجھ آتی ہے ہاں تو بچپن کی گرل فرینڈ ہے میری اس نے ماہی کو اشارہ کیا۔ ہاں ٹھیک تو کہہ رہے ہیں حنان ۔ایک تم اور بھائی کبھی جو ایک دوسرے کے خلاف کچھ بول جاؤ آج نا کالج بھی بھائی کے ساتھ چلی جاؤ اس نے منہ بنایا ویسے مانو دو منٹ ویٹ کرو میں چھوڑ آتا ہوں وہ ہنسی روکتے ہوئے بولا خبردار جو میری دوست پر نظر رکھی تو۔ اچھا چلو دوست کی بہن پر رکھ لیتا ہوں ۔حنان ماہی نے اسے گھورا خبردار جو میری بہن کو کچھ کہا۔ ہائے اور جو تمھاری بہن سوتے جاگتے مجھے تنگ کرتی ہے اس نے ایکٹنگ کی۔ حنان۔۔۔۔۔۔ جاؤ نہیں رکھتا تمھاری بہن پر نظر وہ ہنسا۔ اب وہ ورشہ کا ماتھا چوم کر اسے سیو ڈرائیونگ کی ہدایت دے رہا تھا پھر ان کے روڈ تک جانے تک وہ ان کو دیکھتا رہا۔ سامنے فہما شاید کپڑے سکھانے اوپر چھت پر آئی تھی ورشہ ماہی کو جاتا دیکھ کر ٹیرس پر آ گئی۔ حنان نے اسے ہاتھ ہلایا جوابا وہ بھی مسکرا کر پیچھے ہو گئی۔ پتا نہیں وہ حنان کے جذبات سے واقف تھی یا نہیں مگر اس کے سامنے کم

ہی آتی تھی عیشا اور رانو سے بھی اس کی اچھی گپ شپ تھی بس فہما ہی اسے اوائیڈ کرتی تھی ۔اس نے نوٹ کیا تھا کہ جب بھی وہ اکٹھے ہوتے وہ اکثر اس محفل سے کوئی بہانا بنا کر غائب ہو جاتی تھی۔ مگر حنان بھی ابھی اسے پڑھائی کے دوران تنگ نہیں کرنا چاہتا تھا۔اس لیے اپنے جذبات سے اسے آگاہ نہیں کیا تھا۔

مسلسل ہوتی بیل پر اس نے موبائل کان سے لگایا۔ ہیلو۔ آلسی انسان اٹھ بھی جاؤ صبح سے دس بار کال کر چکا ہوں یہی آلسی آواز سنائی دیتی ہے۔ کوئی نشہ وشہ کر کے تو نہیں سو رہا۔ تجھے کیا مسئلہ ہے جو کال پر کال کیے جا رہا بندے کی کوئی پرائیویسی بھی ہوتی مگر تجھ جیسے ڈھیٹ کو سمجھ نہیں آنی وہ عادتاً

بالوں میں ہاتھ چلاتے ہوئے بولا۔اب کر بکو اس اٹھ گیا ہوں صبح آٹھ بجے سویا تھا اسلام آباد سے آکر اور سوا آٹھ سے تجھے میری یاد آرہی ہے۔ اچھا پھر بھی تو نے چار بجے کال اٹینڈ کی ہے حنان نے طنز کیا۔اچھا اب بول بھی۔ میں نے پوچھنا تھا پھپھو کے لیے جو کرائے کا گھر ڈھونڈ رہا تھا وہ مل گیا۔ پھپو کے گھر کا سنتے ہی وہ جمپ مار کے بستر سے باہر آیا تھا۔ حنان میں تجھے شام میں کال کرتا ہوں چار بجے ایک پراپرٹی ڈیلر سے ملنا تھا آج نانا بابا نے مجھے گھر

سے نکال دینا ہے وہ تیزی سے کپڑے اٹھاتا ہوا واش روم میں گیا۔لاوڈر سے آواز آرہی تھی۔مانی میرے سامنے والے گھر کا اوپر والا پورشن خالی ہے اگر تجھے پسند آئے تو دیکھ لے ۔اچھا سامنے والا گھر تو تیری مانو کا ہے۔حنان نے موبائل میں سے اسے گھورا۔اچھا اب گھورنا بند کر دیکھ لیتا ہوں تیری مانو سے بھی ملاقات ہو جائے گی شٹ اپ رائم درانی وہ جب بھی غصے میں ہوتا تھا اس کا پورا نام لیتا تھا۔یار میں تجھے آخری بار کہہ رہا ہوں وہ میرے لیے ورشہ کی طرح ہے۔اور میں اکثر خدا سے شکوہ کرتا ہو کے یا تو مجھے ان کا سگا بھائی بنا دیتا یا پھر ان کو بھائی ضرور دیتا تاکہ وہ مجھ میں اپنا بھائی نا دیکھتی وہ مجھے بھائی نہیں کہتی مگر میں جانتا ہوں وہ میری اتنی ہی عزت کرتی ہے جتنی بڑے بھائی کی کرنی چاہیے۔افسوس ہوا مجھے تیری سوچ پر حنان نے سنجیدگی سے کہتے ہوئے کال کاٹ دی اس کے بعد رائم نے اس کے گھر پہنچنے تک بہت کوشش کی مگر اس نے فون اٹینڈ نہیں کیا۔

ماہی اگزبیش میں ڈسپلے کی تیاری کہاں تک پہنچ گئی ہے وہ جو کینوس پر رنگ بکھیر رہی تھی کام روک کر اس کے پاس بیٹھ گئی۔وشے اس بار زیادہ کام نہیں کر پائی بابا کو ٹائم دینا ہوتا ہے پھر انو اور عیشا کو بھی پڑھاتی ہوں فہما پڑھائی کے ساتھ گھر کے کام کرتی ہے تو مشکل ہو

جاتا ہے مینج کرنا۔ کوئی بات نہیں تمھارا تھوڑا ڈیسپلے بھی دھوم مچا دے گا۔ انتہائی فضول ڈیزائن ہیں مس منہا خاور آپ کے یہاں آنے والی ساری کینڈیڈٹ میں۔ میرے ساتھ ریلیشن میں آئیں گی۔ منہا نے کسی کے الفاظ سے ہونے والی تکلیف کو اب بھی محسوس کیا تھا۔ ماہی کیا ہوا ہے۔ ورشہ اس کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر پریشان ہوئی۔ اب وہ آنسوؤں سے رونے لگی تھی پتا ہے وشے اس نے کہا میرا ایک بھی ڈیزائن اچھا نہیں اور مجھے جاب کی کوشش نہیں کرنی چاہیے بلکہ اگر اچھا پیکج چاہتی ہوں تو اس کے ساتھ کہتے کہتے وہ گھٹنوں پر سر رکھے رونے لگی تھی ورشہ اسے کیا چپ کرواتی وہ تو خود اس کے ساتھ ساتھ رو رہی تھی کچھ دیر رونے کے بعد ورشہ نے اس کا چہرہ اوپر کیا وہ بکواس کر رہا تھا یہاں سب جانتے ہیں تم میں بہت ٹیلنٹ ہے فضول بکواس پر کان دھرنے کی ضروت نہیں اب اگر تم اس فضول شخص کو لے کر روئیں تو میں بھائی کو بتا دوں گی پھر پتہ ہے نا کیا ہو گا۔ اس شخص کا کو تو پتہ نہیں تمھیں دو ضرور لگا دیں گے کے تم نے اتنی بکواس سنی کیسے اس کی منہ کیوں نہیں توڑا۔ دیکھ لیتے بعد میں جو بھی ہوتا۔ ماہی روتے ہوئے بھی ہنس پڑی۔ اب کیا ہوا ہے ۔ فہما نے بھی یہی کہا تھا۔ ہاں تو ایسے ہی تو پسند نہیں کرتا میرا بھائی اسے۔ ویسے کیا تھا بھائی تمھیں پسند کر لیتے اتنی سٹریل بہن ہے تمھاری پتا نہیں کیسے برداشت کرتی ہو اسے

۔ویسے ہی جیسے تم اپنے بھائی کو کرتی ہو۔اب کے وہ دونوں مسکرائیں تھیں۔ماہی کو پتا تھا فہمااوراس کی اچھی دوستی ہے بلکہ وہ تو ہر موقع پر فہما کوزبردستی شامل کرتی تھی کہ وہ ہی تو اس کی پارٹی ہے ماہی تو بھائی کی پارٹی ہے۔

دروازہ دھاڑ سے کھلا تھاایک بار تو کنزا بیگم نے بھی کانوں پر ہاتھ رکھ لیا۔انہیں پتا تھا کوئی فائدہ نہیں مانی کو کچھ کہنے کا وہ ہر بار آکر یوں ہی شور مچاتا تھا۔وہ جو تکیہ منہ پر رکھے لیٹا تھا اس سے تکیہ کھینچااب کب تک ناراض رہنا لے میرے بھائی کان پکڑ کر معافی مانگتا ہوں۔کہتا ہے تو تیر۔۔۔۔مطلب مانو سے بھی مانگ لیتا ہوں۔منہا خاور نام ہے اس کا مانو صرف میں کہتا اور باقی سب کو کاٹتی ہے وہ جنگلی بلی مانو کہنے پر۔اچھا جو بھی نام ہے اس کا اٹھو اور مجھے گھر دیکھا دو۔ہوں چلو وہ بھی اٹھتا ہوا بولا۔ماما میں زرا رائم کو گھر دیکھا آؤں۔اچھا وہ مسکرا کر پلٹیں۔خاور صاحب نے دروازہ کھولا تھا اب ہاتھوں پاؤں کے زخم بھرنے کے بعد وہ گھر میں چلتے پھرتے تھے۔آؤ بچے اندر آؤ انہوں نے دونوں کو راستہ دیا انکل یہ رائم ہے میرا دوست اس کی بات کی تھی میں نے آپ سے اچھا اچھا آؤ بیٹا بیٹھو رائم کی نظران کے ہاتھوں پاؤں پر تھی۔انو،عیشا بھائی کے لیے پانی لاؤ۔اچھا بابا۔اتنے میں فہما

گھر میں داخل ہوئی اسلام علیکم اس نے بلند آواز سے سلام کیا باباڈور کیوں اوپن ہے۔ کیا ماہی آگئی ہے اکثر ماہی کے گھر ہونے پر ہی دروازہ کھلا ہوتا تھا یا ورشہ ادھر یا ماہی ادھر۔ وہ جو شوز ہاتھ میں پکڑے لاؤنج میں آئی تھی ان دونوں کو دیکھ کر شرمندہ ہو کر جلدی سے ہاتھ پیچھے کیے۔ حنان نے اپنی مسکراہٹ چھپانے کے لیے منہ نیچے کیا مگر پھر بھی اس نے دیکھ لیا تھا اسے گھورتی ہوئی وہاں سے چلی گئی۔ رائم نے اطمینان سے سارا منظر دیکھا۔ اتنے میں انو چائے اور ساتھ سنیکس وغیرہ لے آئی تھی۔ انکل اس سب کی کیا ضرورت تھی کوئی بات نہیں بچہ پہلی بار گھر آیا ہے اس سب میں بس رائم ہی تھا جو مزے سے چائے پی رہا تھا ۔ سنیکس دیکھ کر اسے یاد آیا کہ اس نے صبح سے کچھ نہیں کھایا۔

گھر رائم کو اچھا لگا تھا صبح پھپھو کو لانے کا کہ کر وہ واپس آگئے تھے۔ رائم تھوڑی دیر وہاں بیٹھ کر چلا گیا تھا۔

اگلے ہی دن اس کی پھپھو وہاں شفٹ ہو گئی تھیں ابھی وہ صرف دونوں میاں بیوی آئے تھے بچوں نے کچھ دن بعد آنا تھا۔ فہمانے تو ان کو کچھ پکانے سے بھی منع کر دیا تھا کہ جب تک بچے نہیں آجاتے وہ ان کے ساتھ ہی کھانا کھائیں۔ سب سے گھر میں اچھی دوستی ہو گئی

تھی سوائے ماہی کے جس سے بس سلام دعا ہی ہو پاتی تھی ایگزیبیشن کی وجہ سے آج کل گھر میں بھی کم ہی دیکھتی تھی۔

ایگزیبیشن کو کامیاب بنانے کے لیے آج کل پبلیسٹی کی جا رہی تھی جس میں فہما، انو، ورشہ اور حنان اس کا ساتھ دے رہے تھے۔ ابھی بھی وہ اپنے ایگزیبیشن کے پاسسز لے اوپر آئی تھی۔ انکل آنٹی یہ آپ کی فیملی کے پاسسز ہیں ضرور آیئے گا۔
رائم ایگزیبیشن میں چلو گے حنان کا اس کو میسج آیا تھا۔ فری میں ہے کیا۔ جی نہیں ہم سب نے ٹیکٹس خریدی ہیں تب ہی تو ماہی کو فائدے ہو گا۔ اچھا مگر پھپھو تو بتا رہیں تھیں کے انہیں محترمہ بے خود انوائیٹ کیا ہے یار وہ اس کے فیملی کے ٹیکٹس تھے وہ اس نے دیے ہیں اس کی فیملی نہیں جا رہی۔ اچھا چل پھر شام میں ملتے ہیں۔ ایگزیبیشن بہت بڑے پیمانے پر تھی اور پہلا دن ہونے کی وجہ سے رش بھی بہت تھا۔ وہ اپنے ڈسپلے پر کھڑی خود بھی آرٹ کا نمونہ لگ رہی تھی فہما اور ورشہ نے سر جوڑ کر اس کو مغلیہ شہزادی ہی بنا دیا تھا گھیر والی فراک میں بالوں کا اونچا جوڑا بنائے، غزالی آنکھوں میں سرمہ لگائے وہ خود بھی

لوگوں کی توجہ کا مرکز بنی ہوئی تھی۔ ورشہ کی فیملی کو دیکھتے ہوئے وہ آگے بڑھی۔ ورشہ

نے اس کے گال چومے اس نے ناپسندیدگی سے

گالوں کو صاف کیا۔ ورشہ ہنستی ہوئی آگے بڑھ گئی۔ کہاں ہو رائم۔ میں تھوڑا لیٹ یوں یار

تم میرا پاس کاؤنٹر پر دے کر چلے جانا۔

ماہی کی ساری پینٹنگز پہلے ہی دن سیل ہو گئی تھی اب بس دو دن ڈسپلے کے لیے ان لوگوں

سے اجازت لی گئی تھی۔ رات بارہ بجے تک رکنا تھا ورشہ ویٹنگ روم میں اس کے فری

ہونے کا ویٹ کر رہی تھی حنان اس کی گاڑی لے گیا تھا کہ ان کے فری ہونے پر وہ لینے

آئے گا۔ اب رش کچھ کم ہونا شروع ہو گئی تھا وہ جواب پینٹنگز کو کور کر رہی تھی۔ آواز پر

پلٹی۔ مس منہا خاور کام کچھ خاص نہیں کیا آپ نے۔ آپ اپنے دماغ کا علاج کروائیں

میری ساری پینٹنگز سیل ہو چکی ہیں مجھے آپ جیسوں کی تعریف کی ضرورت نہیں

ہے۔ ضرورت تو مجھے ہے تم سے آخر تعلق جوڑنا ہے۔ اس بار اس کی برداشت جواب

دے گئی تھی اس کا ہاتھ اٹھا تھا۔ مگر رائم کے ہاتھ میں آگیا تھا۔ نہیں شہزادی مجھے کہ لینے

دو تیرے بن رہنا ممکن نہیں تو صرف ہاتھ نہ پکڑاؤ بلکہ مجھ میں سما جاؤ۔ اس کے بیہودہ جملے

ماہی کے غصے کو مزید بھڑکا رہے تھے۔ تو مس منہا خاور موقع تو مل رہا ہے آپ کو بھی

فائدے اٹھائیے نا۔ وہ کس بات کا حوالہ دے رہا اور ان باتوں کے حوالے سے وہ اسے کیا سمجھ رہا تھا۔ بات زیادہ پرانی تو نہیں تھی جو وہ بھول جاتی وہ بس اس نے ورشہ کی چلتی زبان پر بند باندھنے کے لیے کچھ بھی بول دیا تھا تو پھر وہ کیسے جانتا تھا۔

ورشہ چٹاچٹ اس کے گال چوم رہی تھی تم ٹاپر آف داڈے رہی ہو جاؤ ایوارڈ ر سیو کرو۔ سب اسے مبارک باد دے رہے تھے۔ وہ گم سم تھی دروازے کے پاس اس نے پھر اسے دیکھا تھا جواب اسے

فلائنگ کس دیتا ہوا باہر چلا گیا۔ وہ اب صحیح معنوں میں پریشان تھی اس نے صبح ہوتے ہے ورشہ سے بات کرتے کا سوچا۔ مانو کوئی پریشانی ہے وہ جو خود سے الجھ رہی تھے حنان کو بیک ویو سیٹ کرتے ہوئے نظر آ گئی تھی۔ ہوں ہاں ٹھیک ہوں بس ایک بات پریشان کر رہی ہے وہ صبح بات کروں گی۔ اچھا اس نے بتانا مناسب نہیں سمجھا تو اس نے اسرار بھی نہیں کیا۔ ورشہ سو گئی تھی ورنہ ضرور بحث کرتی کے ابھی بتائے۔ گاڑی گھر کے دروازے پر روک کر وہ ماہی کی طرف پلٹا۔ ہر پریشانی کا حل ضرور ہوتا ہے۔ اس لیے زیادہ سوچنا نہیں سو جانا گھر جا کر۔

وہ اس کے خیال رکھنے پر مسکراتی ہوئی گھر کے اندر چلی گئی۔ فہما اس کے انتظار میں جاگ رہی تھی۔ تم سو جاتیں اس نے پیار سے بہن کے چہرے پر ہاتھ رکھا بہت مبارک ہو ماہی اب وہ دونوں گلے مل کر رو رہیں تھیں۔ ماہی ماما ہوتیں تو بہت خوش ہوتیں وہ تو تمھارے چاک سے ڈیزائن بنائے پر بھی خوش ہو جاتیں تھیں آج تو ان کی ماہی رنگوں کے میدان میں جیت کر آئی ہے وہ اکثر دونوں ایسے ہی روتیں تھیں تاکہ بابا نو، اور عیشا پریشان نہ ہوں باتیں کرتے کرتے کب دونوں کی آنکھ لگ گئی تھی۔

رائم کہاں ہوتے ہو یار آج کل شکل ہی نہیں دیکھاتے۔ دیکھ لیں ماما اپنے شوہر کو خود مجھے اتنے کام دے کر سیروں پر نکل جاتے ہیں۔ پھر یہ بھی نہیں بندہ تھوڑی مدد ہی کر دے۔ وہ باپ سے شکوہ کرتے ہوئے بولا۔ برخودار میں نے ریٹائرمنٹ لے لی ہے۔ وہ اسے چھیڑتے ہوئے بولے۔ جب میں سٹوڈنٹ تھا میں بھی تو کرتا تھا آپ کی مدد اس نے باپ کو رام کرنا چاہا۔ دراصل ایک فارن میٹنگ تھی وہ چاہتا تھا مصطفی درانی اسے ڈیل کریں۔ جانتے تو وہ بھی تھے مگر تنگ کر رہے تھے۔ زائرہ بیگم اب اپنے بیٹے کی شادی کر دیں کماؤ پوت ہو گیا ہے۔ جی جی ماما نیک کام میں دیر نہیں کرتے۔ حریم بیٹھتے ہوئے بولی

کروں گا ناشادی تمھاری کرنے کے بعد اس نے بال کھینچتے ہوئے کہا۔تاکہ تم میری بیوی سے نا لڑو۔دیکھ لیں بابا بھائی کو وہ چڑ تے ہوئے بولی۔زائرہ بیگم ہنستے ہوئے حریم کے لیے جوس لینے چلی گئیں۔اچھا بابا چلتا ہوں ایک ضروری میٹنگ ہے وہ کوٹ اٹھاتا ہوا ان کے سامنے جھکا۔آجاؤ حریم جلد سے۔میں باہر ویٹ کر رہا ہوں وہ زائرہ بیگم کے کندھوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے جھکا انہوں نے بھی اس کی پیشانی چوم کر دعا دی۔

بھائی پھپھو کے گھر کب چلیں گے۔مجھے رائمہ سے ملنا ہے۔ہوں نکالتا ہوں ٹائم ایک دو دن میں چلیں گے حریم خود بی ایس کی سٹوڈنٹ تھی اور صائم بزنس پڑھ رہا تھا آسٹریلیا سے۔بھائی آپ شادی کر لیں۔ہاں سوچ تو رہا ہوں اچھا آپ رائمہ سے کر لیں خبر دار جو اس کا نام لیا صائم جان نکال دے گا۔کیا مطلب وہ مڑی۔تم ابھی چھوٹی ہو اپنی پڑھائی پر دھیان دو۔وہ مصنوعی غصہ دیکھاتے ہوئے بولا۔اچھا میں بابا کو بتاؤں گی وہ خود صائم سے پوچھ لیں گے۔

ماہی کو ٹائم نہیں مل رہا تھا فائنل پیپرز بھی ہونے والے تھے ورشہ سے بات کرنے کا وہ بھی سب ذہن سے جھٹک کر پیپرز کی تیاری کر رہی تھی۔اگلے دن سر یاور نے اسے آفس میں بلا لیا۔رائم جو ماہی کے ڈیزائنر پر کام کر رہا تھا ان کی کچھ ڈیٹیلز چاہیے تھیں تو اس نے یاور سے رابطہ کیا۔جی سر آپ نے بلایا آؤ بیٹھو منہا۔ایک چھوٹا سا کام تھا اس کے لیے آپ کو مناسب پیسے ملیں گے۔کیوں کے ان کا پہلا کام بھی آپ نے کیا تھا اس لیے اب بھی وہ آپ سے کروانا چاہتے ہیں۔جی سر اب انہوں نے منہا کے ڈیزائنر اس کے سامنے رکھے۔سر اب بھی کچھ کہہ رہے تھے وہ تو خاموشی سے صرف ڈیزائنز کو دیکھ رہی تھی وہ شاید ساتھ بیٹھے شخص سے اس کا تعارف کروا رہے تھے۔مگر اس نے دیکھنے کی ضرورت محسوس نہیں کی۔بہت معذرت سر آپ کو تو معلوم ہے پیپرز کے دنوں میں کوئی کام نہیں کرتی اور پھر آج کل بابا کی طبیعت بھی ٹھیک نہیں ہے۔یہ کیسی اور سے کروا لیں۔وہ سہولت سے انکار کر کے کھڑی ہوئی۔منہا بیٹا تھوڑا سا ٹائم لگے گا میں رائم سے کہا تھا مگر اس نے کہا تمھارے لیے ڈیٹیلز دینا زیادہ آسان ہو گا باقی سٹوڈنٹس کی نسبت۔سر ابھی ممکن نہیں ہے میں چلتی ہوں۔رکیے منہا خاور اس نے پکارا میں ان ڈیزائنرز کی ڈیٹیلز کے لیے آپ کو ہینڈ سم اماؤنٹ دوں گا۔مجھے پھر بھی نہیں کرنا اس کی جھکی پلکوں کے سائے

نے اسے پھر محسوس کیا تھا۔وہ جا چکی تھی۔رائم اس کے پیچھے باہر آیا۔کیا مسئلہ ہے تمہارے ساتھ وہ اس کا راستہ روکتے ہوئے بولا۔یہی تو میں پوچھنا چاہتی ہوں کیا مسئلہ ہے آپ کے ساتھ وہ ہاتھ باندھتے ہوئے بولی۔میرے ڈیزائنز تو فضول تھے تو اب اس پر کام کیوں کیا جا رہا۔وہ میری مرضی اس نے کندھے اچکائے۔تو میں مزید آپ کے لیے کام نہیں کر سکتی یہ میری مرضی ہے۔وہ پھر آگے بڑھی۔اس لیے تو کہتا ہوں میرے ساتھ ریلیشن میں آجاؤ تا کہ تمھیں تمہاری مرضی سے روک سکوں۔ورشہ نے دور سے رائم کو دیکھ لیا تھا۔یہ مانی بھائی ماہی سے کیا بات کر رہے ہیں۔وہ حیران ہوئی۔شٹ اپ بہت سن لی آپ کی بکواس کیسی اور کو ڈھونڈ لیں حکم چلانے کے لیے اور آئندہ میرے راستے میں مت آئیے گا ورنہ۔۔۔۔ورنہ کیا رائم اس کے چہرے پر نظریں جمائے بولا۔ورنہ میں تمھارا سر پھاڑ دوں گی وہ بد تمیزی سے بولی۔اور سائیڈ سے ہو کر آگے بڑھ گئی وہ بھی سر خاور کو اس سے دوبارہ بات کرنے کا کہ کر واپس چلا گیا۔

ماہی کیا ہوا ہے اتنی پریشان کیوں ہو اور کہاں تھیں اتنی دیر سے۔یار قسمت ہی خراب تمھیں یاد ہے سارا اوالے معاملے پر میں نے تمھیں کہا تھا کے مجھے موقع نہیں ملا ورنہ میں بھی کیسی کے ساتھ۔۔۔۔۔۔۔وہ بات کرتے کرتے رک گئی تھی۔ہاں یار مجھے یاد ہے

وہ تو مجھے تنگ کرنے کے لیے کہ رہی تھیں۔ہاں مگر اس شخص نے پتا نہیں کس طرح ہماری باتیں سن لیں اب مجھے بلیک میل کر رہا ہے۔کیا وہ ضرور سے اچھلی مطلب جو ابھی تمھارے ساتھ تھا اس سے رائم کی اس طرح کی حرکت ہضم نہیں ہو رہی تھی وہ حنان کا بہت اچھا دوست تھا پھر وہ پڑھائی کے لیے باہر چلا گیا تو رابطہ بھی کم ہو گیا تھا۔اب بھی وہ دو باران کے گھر آیا تھا مگر ورشہ سے ملاقات نہیں یوئی۔مجھے لگتا ہے ماہی تم بھائی کو بتا دو۔نہیں ورشہ میں نہیں بتا سکتی وہ پتا نہیں کیا سمجھے گا۔کچھ نہیں سمجھتے جانتے ہیں تمھیں اچھے سے اس نے ماہی کو گھورا۔الجھ تو وہ خود بھی گئی تھی رائم کی اس حرکت پر حنان کے چند دوست تھے جو گھر آتے تھے اور وہ سب بہت اچھے تھے پھر وہ کیسے کیسی ایسے سے دوستی رکھ سکتا ہے اس نے سوچ لیا تھا وہ حنان سے بات کر لے گی۔مگر اسے کرنے کی ضرورت ہی نہیں پڑی

اگلے دن وہ کام کر رہی تھی حنان نے کہا کے ایک دوست آیا ہے چائے بجھوا دے وہ ماہی کا انتظار کر رہی تھی اپنی اسائمنٹ کی فینیشنگ کے لیے۔ماہی اس کے پاس کچن میں آ گئ تھی ٹرالی تیار کر کے وہ باہر آئی تو کنزا بیگم کی کال آ گئی وہ بازار گئی تھیں ورشہ نے ان سے

بات کرتے ہوئے منہا کو کہا کے وہ لے جائے۔وہ ڈرائنگ روم کے سامنے آ کر حنان کو آواز دینے ہی لگی تھی کہ وہ پردا اٹھا کر باہر آیا وہ سامنے بیٹھا شخص بھی اسے دیکھ کر بے ساختہ کھڑا ہو گیا۔اس سے اگلی ملاقات حنان کے گھر ہو گی اس نے تو سوچا بھی نہیں تھا ۔حنان یہ آپ کا دوست ہے۔اس نے انگلی سے اشارہ کیا۔ہاں کیا ہوا مانو وہ بھی حیران ہوا۔رائم بھی اب تھوڑا قریب آ گیا تھا۔اور رائم بھی اس کے مانو کہنے پر حیران ہوا۔تو کیا منہا ہی مانو ہے۔اس کو یہاں سے نکال دیں حنان۔وہ چلائی ورشہ بھی وہاں آ گئی تھی۔ہوا کیا ہے بتاؤ تو اس کو نکالیں ورنہ میں کبھی آپ کے گھر نہیں آؤں گی اور آپ کیسے اتنے بیہودہ اور اوباش انسان سے دوستی کر سکتے ہیں۔بس مانو حنان کو اس کے الفاظ بہت نا مناسب لگے۔ہاں تو آپ سر عام کھڑے ہو کو ریلیشن بنانیں کی باتیں کریں اور کوئی آفر کرے تو اسے ریجیکٹ کر دیں یہ تو کوئی بات نہیں ہوئی نا مس منہا خاور۔مائی سٹاپ دس نان سینس وہ دونوں کی بات نہیں سمجھ پا رہا تھا ورشہ الگ رونے

والی ہو رہی تھی۔تم بیٹھو رائم میں آتا ہوں وہ ورشہ اور ماہی کو لے جاتے ہوئے بولا۔نہیں اسے یہاں سے جانے کے لیے کہیں ورنہ میں چلتی ہوں وہ باہر کی طرف بڑھی میں بھی آ جاؤں اس نے آواز لگائی۔منہا جا چکی تھی۔اور حنان بیٹھا رائم کو گھور رہا تھا۔کیا تھا یہ سب

میں بتاتی ہوں ہوں بھائی ورشہ نے حنان کو سب بتادیا تھااس نے اٹھ کر ایک گھونسارائم کے مارا۔ابے سالے میری تو سن لے۔ورشہ بھی کھڑی اسے گھور رہی تھی اب کیا نگلنا ہے دونوں نے مجھے۔بیٹھو تو سب بتاتا ہوں۔پہلی بار تو جو میں نے کیا وہ اسے صرف سبق دینا تھا کہ لڑکیوں کی عزت بہت نازک ہوتی ہے مزاق میں بھی ایسی فضولیات نہیں بولنی چاہییں۔اچھااور اس کے بعد والی ساری ملاقاتیں ان کے بارے میں کیا کہیں گے۔ورشہ اسے گھورتے ہوئے بولی۔اس کے بعد میں سچ میں اس سے ریلیشن بنانا چاہتا ہوں مطلب شادی کرنا چاہتا ہوں وہ مجھے اچھی لگتی ہے رائم دونوں کے خطرناک تیور دیکھ کر جلدی جلدی بولا تو کیا ایسے اپنے جذبات کا اظہارِ کر رہے تھے اسے ہراس کر کے۔ابے سالے میں کوئی اسے ہراس نہیں کر رہا بس تھوڑا سبق سیکھا رہا تھا محترمہ کو۔آئندہ اگر تم نے مانو کو تنگ کیا نا تا مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا ابھی میں بلاتا ہوں اس سے اسکیوز کرو۔وہ نہیں آئے گی بھائی ناراض ہو گئی ہے۔ورشہ پھر روہانسی ہوئی کچھ نہیں ہوتا گڑیا مان جائے گی۔اب تم بھائی کی شادی کی تیاری کرو وہ ورشہ کا سر

ہلاتے ہوئے بولا۔اور تم بھی کچھ کر لو ہمارے ریلیشن کے لیے۔اگر تم نے پھر ریلیشن کا لفظ بولا نا تو میں نے جوتا اٹھا لینا اور کل کی نیوز میں آئے گا بزنس ٹائیکون رائم درانی کے

لڑکی کو چھیڑنے پر پر لڑکی کے بھائی سے جوتے کھانے کی تصاویر۔رائم اس کے غصے پر قہقہ لگا کر ہنسا۔چل پھر چلتا ہوں پھپھو سے بھی ملنا ہے۔اب تو سسرال ہوا اپنا۔اس سے پہلے حنان اسے گھر سے نکالتا وہ اس

کے کندھے پر ہاتھ رکھتا باہر کی طرف بڑھ گیا۔دروازہ ناک کرنے سے پہلے اس نے عادتاً اپنے بال سنوارے۔انوشہ نے دروازہ کھولا بھائی آنٹی کا پورشن تو لاک ہے وہ شاید باہر گئی ہیں۔اچھا وہ واپس موڑا۔

رائم کہاں سے آ رہے ہو۔وہ زائرہ بیگم کے ساتھ بیٹھا تو پھپھو نے پوچھا۔اپنے سسرال سے۔۔بھائی ہمیں بھی لے جاتے رائمہ نے ہنستے ہوئے کہا میری پیاری بہنا تم تو خود میرے سسرال میں رہتی ہو۔کیا وہ زور سے چیخی۔بھابھی بس شادی کر دیں اس کی۔انہوں نے پیار سے بھتیجے کو دیکھا۔پھپھو بس آپ ہی مجھ سے پیار کرتی ہیں۔مطلب کوئی ہے مانی بھائی ہاں نا تمھارے ہمسائے میں رہتی ہے۔ویسے بھابھی مجھے تو خاور صاحب کی بیٹیاں بہت پسند ہیں میں تو سوچ رہی تھی کے ہادی پسند کر لے تو رشتہ ڈال دوں۔ویسے ماما مجھے تو ماہی آپی بہت پسند ہیں۔سنان بولا رائم نے اس کی گردن پر ہاتھ رکھا

خبر دار جو اس کا نام لیا آپی نہیں بھابھی بول۔زائرہ بیگم نے حیرانی سے بیٹے کو دیکھا جو پہلی بار کیسی لڑکی کا نام لے رہا تھا۔سچ میں رائم تم سیریس ہو۔جی ماما آپ بابا سے بات کر کے رشتہ لے جائیں۔اور آپ سب جو مجھے گھور رہے ہیں تو بتا دوں مجھے کوئی دُھواں دار قسم کا عشق نہیں ہے۔اچھی فیملی ہے اور سادہ سے لوگ ہیں حنان کی بہن ورشہ کی دوست ہے بس ایک بار ان کے گھر دیکھا تھا۔میں نے کہیں تو شادی کرنی ہے اس سے ہی صحیح ۔او۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔رائمہ،سنان اور حریم ایک ساتھ بولے۔رائم نے تینوں کو گھورا ۔پھر کب جانا ہے ماما بھابھی کو دیکھنے۔تمھارے بابا آجائیں شام میں بات کرتی ہوں۔حریم بیٹا کھا لگوا دو۔

ماہی کے بابا کی طبیعت خراب ہو گئی تھی ان کے زخم میں پس پڑ گئی تھی اس کی تکلیف سے وہ بے حال ہو رہے تھے۔ماہی مسلسل بہنوں کو چپ کروانے کی کوشش کر رہی تھی۔ابھی صبح تو حنان سے لڑائی ہوئی تھی سمجھ نہیں آرہا تھا کیا کرے اس نے ایمر جنسی کال کر دی تھی ایمبولینس کی آواز پر حنان اور اس کے بابا بھی باہر آگئے تھے۔فہما آپ بہنوں کو لے کر اندر جائیں میں اور بابا جاتے ہیں خاور انکل کے ساتھ۔میں ساتھ جاؤں گی

بابا کے۔حنان نے خفگی سے اسے دیکھااور گھر سے چابی لے کر گاڑی نکال لایا۔ابرار صاحب ایمبولینس کے ساتھ چلے گئے تھے۔ماہی حنان کے ساتھ گاڑی میں تھی۔انتہائی کوئی فضول حرکت تھی یہ منہاوہ غصے میں اس کا پورانام لیتا تھا۔وہ جو خود کواتنی دیر سے بہنوں کے سامنے مضبوط ثابت کررہی تھی روپڑی تھی۔بس کروایک تو غلطی کرتی ہو پھر روکرپریشان کرتی ہو۔اور کسی کے لیے بھی ہمارے رشتے کومت بھلانا۔میں پہلے تمھارا بھائی پھر رائم کادوست تھا تمہیں مجھے بتاناچاہیے تھاسب۔وہ پھر سے خفا ہورہا تھا۔ماہی سر جھکائے ہاتھ پر نظریں جمائے بیٹھی تھی۔اور آج جو تم نے حرکت کی ہے اس کا حل بھی میں نے سوچ لیاہے۔وہ ہسپتال کے آگے اترتاہوابولا۔خاور صاحب کی پس صاف کر کے واپس گھر جانے کی اجازت دے دی تھی۔

شام میں ورشہ کے ماما بابا فہما کارشتہ لے کر آئے تھے۔وہ خود حیران تھی۔بابا کوتو کوئی اعتراض نہیں تھا۔حنان ان کے سامنے کابچہ تھاوہ سادگی سے نکاح کرناچاہتے تھے مگر ماہی نے منع کر دیا کہ اگر نکاح ہوگا تو رخصتی ساتھ ہی کریں گے۔حنان کے گھر
والوں کواس پر بھی اعتراض نہیں تھا۔ایک ہفتے بعد کی تاریخ دے دی گئی تھی۔شام میں ورشہ کی کال تھی وہ اسے گھر بلارہی تھی۔کچھ سوچتے ہوئے ان کے گھر آئی۔حنان بھی

ورشہ کے کمرے میں تھا۔ آؤ مس ذہین فطین بہت اچھے کارنامے نہیں کرنے لگی ہیں ۔حنان غصے سے بولا ورشہ خاموشی سے دونوں کو دیکھ رہی تھی۔ تم سے کس نے کہا تھا کے رخصتی کی بات کرو میں بس یہ چاہتا تھا کہ دوبارا اگر تمھارا دماغ خراب ہو تو ایٹ لیسٹ میری بیوی تو مجھے بتادے گی۔ وہ آج کے واقعے پر خفگی سے بولا۔ہاں تو میں نے بھی آپ کا سوچا آخر اتنا میری بہن کا انتظار کیا ہے اب تو ختم ہو جانا چاہیے۔ وہ بھی دوبدو بولی۔ ورشہ مسکرائی۔ میں تمھاری شادی سے پہلے رخصتی نہیں کرنا چاہتا تھا۔ میرا ابھی کوئی ارادہ نہیں ہے شادی کا۔ تو کیا کرنا ہے آپ نے محترمہ منہا خاور شادی نہیں کرنی تو۔ میں نے اپنے ڈیزائنرز یو کے سینڈ کیے ہیں۔ وہاں سے اپروول کا انتظار ہے بس بابا کو پاؤں کی سرجری کے لیے فارن لے کر جاؤں گی وہ سر جھکائے دھیمے سے بولی۔ اچھا سب کچھ تو پلین کر لیا اب کیوں بتا رہی ہو۔ اب جاؤ میں جو کروں گا وہ بتا کر نہیں کروں گا۔ وہ کہ کر کمرے سے چلا گیا تھا۔ ماہی ورشہ کے پکارنے پر بھی وہ نہیں رکی تھیں۔

رائم تم فری ہو تو کچھ بات کرنی تھی وہ ابھی شاور لے کر بستر پر آیا تھا رائم کہنے سے اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ کوئی سیریس بات ہے اس نے کال ملائی۔ ہیلو حنان خیریت ہے۔ ہاں یار

مجھے تجھے بتانا تھا کہ شادی ہے میری اس جمعہ کو۔واہ جی یار میرا۔۔۔۔۔۔۔شٹ آپ بات سن لو۔شادی ابھی ہوئی نہیں غصہ کیوں کرر ہے ہو۔رائم اگر تم اب بولے نا میں فون بند کردوں گا۔اچھا بول اس نے ماہی سے ہوئی بات اسے بتادی تھی۔رائم نے بتایا کے ماما بابا رشتہ لے کر جارہے ہیں کل۔انکار ہی ہو گا۔حنان نے مزے سے کہا۔اچھا دیکھ لیں گے اس نے کال بند کردی تھی۔اب وہ فہما سے بات کرنا چاہتا تھا۔

کیسی ہیں آپ؟جی ٹھیک ہوں۔فہما مجھے آپ کی مدد چاہیے امید ہے کہ آپ مجھے سمجھیں گی۔جی کہیں۔اس نے رائم کا قصہ اسے سنادیا تھا یہ بھی کہ وہ کل رشتہ بھیج رہا ہے۔آپ ماہی کو بہتر جانتے ہیں وہ انکار کردے گی وہ بات کاٹتے ہوئے بولی۔مائی ڈیر وائف ٹو بی اس لیے تو آپ کی مدد چاہیے۔وہ اس کے انداز تخاطب پر جز بز ہوئی۔سن رہی ہیں بہت آہستہ آواز آئی جی۔کل ماہی انکار کرے گی تو آپ نے بھی شادی سے انکار کردینا۔سمجھ رہی ہیں۔مگر کیوں؟وہ اس لیے میری جان کیوں کے وہ مجھے اور آپ کو کبھی الگ نہیں ہونے دے گی اسے معلوم ہے کہ میں آپ کو۔۔۔۔۔۔۔اچھا ٹھیک ہے اللہ حافظ۔اس کی چالاکی پر حنان مسکرایا۔

رائم ماما بابا اور حریم کے ساتھ آیا تھا مگر پھپھو کو نیچے بیٹھا بھیج کر خود وہیں بیٹھ گیا تھا۔ ماہی انہیں پسند آئی انہوں نے خاور صاحب سے بات کی تو اس نے حیرانی سے باپ کو دیکھا۔ بابا میں ابھی شادی کرنا نہیں چاہتی آپ بس فہما کی شادی کی تیاریاں کریں۔ بہت معذرت انکل آنٹی آپ اپنے بیٹے کے لیے کوئی اور ڈھونڈ لیں۔ حنان بھی آگیا تھا۔ اچھا خاور صاحب اجازتِ دیجیئے ہم آپ کے جواب کا انتظار کریں گے۔ وہ ماہی اور فہما کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے چلے گئے۔ تمھارا مسئلہ کیا ہے اتنا اچھا رشتہ ہے فہما غصے سے بولی حنان اور خاور صاحب خاموشی سے دونوں کو دیکھ رہے تھے۔ تم صرف اپنی شادی کی تیاری کرو۔ کوئی شادی نہیں ہو رہی اگر ہو گی تو پہلے تمھاری پھر میری۔ اب وہ حنان کی طرف گھومی آپ جمعے کو بارات نہ لائیے گا۔ جی ٹھیک ہے حنان نے فرمابرداری سے سر جھکایا۔ یہ کیا کر رہی ہیں آپ دونوں حنان بیٹا آپ کوئی ایسی بات گھر جا کر نہیں کریں گے۔ یہ تو بے وقوفی کر رہی ہیں اور فہما ٹھیک کہ رہی ہے رشتہ اچھا ہے تمھیں سوچنا چاہیے۔ بابا۔۔۔۔۔ مجھے شادی نہیں کرنی۔ ٹھیک ہے تمھاری نہیں ہوئی تو فہما کی بھی نہیں ہو گی۔ ماہی کے مسلسل انکار پر حنان کہتا ہوا چلا گیا تھا۔ اسے فہما سے پتا چلا کے کل سے کمرے میں بند ہے کھایا بھی

کچھ نہیں۔کوئی بات نہیں صبح تک مان جائے گی آخر محبت کرتی ہے ہم دونوں سے

۔شکریہ مجھے سمجھنے کے لیے میرا ساتھ دینے کے لئے۔

ا

گلے دن جواب ہاں میں دیا گیا تھا تین دن میں تیاری کرنا تھی۔ورشہ اور فہما نے اسے بہت کیا مگر اس نے کیسی کام کو ہاتھ نہیں لگایا تھا جاب سے چھٹی بھی نہیں لی تھی۔آج فہما کی مہندی تھی وہ آج بھی ایک سائیڈ میں خاور صاحب کے ساتھ بیٹھی تھی۔حنان اور رائم کی فیملیز آگئی تھیں۔کیسی ہے میری بیٹی انہوں نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا وہ جواب دے کر اندر کی طرف بڑھ گئی تھی۔تھوڑے سے لوگ تھے۔اتنے میں فہما کو اس کے ساتھ بیٹھا دیا گیا تھا اس کے سر پر بھی ورشہ نے لال دوپٹہ ڈال دیا۔نکاح نامے پر دستخط کرتے اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے فہما نے بہن کو تسلی دی جس کی خود کی حالت خراب ہو رہی تھی۔ماہی کو تو رائم درانی کا نام سنتے ہی رونا آنا شروع ہو گیا تھا۔نکاح کے بعد وہ چاروں اتنا روئیں تھیں کے ہر آنکھ اشک بار ہو گئی تھی۔ورشہ جا کر حنان کو

بلا لائی تھی۔بس کردو ماہی کیوں سب کو پریشان کر رہی ہو۔اس نے فہما کو گھورا۔اب وہ کرسی رکھ کر اس کے سامنے بیٹھ گیا تھا۔دیکھو ادھر ماہی اب میں ایک لگاؤں گا۔چپ

کرو۔اب تو وہ بھی اس کے رونے پر پریشان ہونے لگا تھا۔ فہما اس کو دیکھ کر روئے جا رہی تھی۔ یار آپ تو چپ ہو جاؤ اب وہ فہما پر جھنجھلایا۔ ورشے بھابھی کو لے جاؤ یہاں سے اور خبردار جو روئیں تو۔ آپ ڈانٹیں گے ماہی کو ہم نہیں روتے ہمیں یہاں رہنے دیں۔ وہ ورشہ کا ہاتھ تھام کر بولی۔ اچھا خاموشی سے وہاں بیٹھ جاؤ۔ اس نے صوفے کی طرف اشارہ کیا۔ دونوں فرمابرداری سے بیٹھ گئی تھیں۔

مانو یار میری شادی ایک ہی بار ہونی ہے اس پر میری دوست ہی حصہ نا لے مجھے بالکل اچھا نہیں لگ رہا۔ تم تو کتنی پلیننگ کرتی تھیں میری اور فہما کی شادی کی اب جب وقت آیا ہے تو سب بھول رہی ہوں۔ اور رائم بہت اچھا ہے ورنہ میں تمھارے ساتھ کبھی کچھ غلط ہونے دیتا۔ پھر بھی تم خود اس کو جان لو اگر پھر بھی تمھارا فیصلہ یہی ہوا تو میں تمھارے ساتھ ہوں۔ اب وہ خاموشی سے اسے سن رہی تھی۔ اچھا اٹھو اور بہن کو مہندی کے لیے لے جاؤ یار میں کب سے انتظار کر رہا ہوں۔ اب وہ شوخ ہوا۔ فہما نے نظریں چرائیں جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ چلیں باہر فہما نے امید سے ماہی کو دیکھا اور وہ بہن کا ہاتھ تھام کر باہر نکل آئی تھی۔ حنان ٹھیک کہہ رہا تھا اس کی بہن کا ایونٹ وہ خراب نہیں کر سکتی تھی۔ اگلے دن فہما کی رخصتی تھی وہ ورشہ اور فہما کی لائی گئی پینک میکسی میں لائٹ میک اپ کے ساتھ

جو پارلر والی سے ورشہ اور فہمانے زبردستی کروادیا تھا بہت پیاری لگ رہی تھی۔ فہما کو لا کر حنان کے ساتھ بیٹھادیا گیا تھا جب انوشہ نے کہا اسے سٹیج پر بلا رہیں ہیں۔ حنان کے ساتھ بیٹھے رائم کو دیکھ کر وہ رکی تھی پھر قدم بڑھاتی ہوئی سٹیج پر آگئی۔ اس کی جھکی پلکوں نے ایک بار پھر رائم کو متوجہ کیا تھا۔ کیسی ہے ہماری بیٹی مصطفی صاحب نے سر پر ہاتھ رکھا ۔زائرہ بیگم نے بھی پیار کیا۔ ارے واہ یہ کون ہے بھئی حریم اور صائم اس کے ارد گرد کھڑے تھے۔ ورشہ کی طرح حریم نے بھی اس کا گال چوما اس نے نا محسوس طریقے سے گال صاف کیا اس کی حرکت رائم کی نظر میں آگئی تھی۔ صائم اور حریم اس سے باتیں کر رہے تھے جن کا وہ آہستگی سے جواب دے رہی تھی۔ اس کی پلکوں کا عکس اور اس سے بنے رشتے کا احساس رائم کو ان پلکوں کو چھونے کے لیے اکسا رہے تھے

۔آجاؤ بھئی فیملی پک بنالو وہ جو حنان کے ساتھ بیٹھا تھا اٹھ کر منہا کی طرف آگیا تھا اس کو ساتھ دیکھ کر منہا نے منہ موڑا۔ تصویر بنتے ہی وہ معذرت کرتی نیچے انو، عیشا کے پاس آگئی تھی۔ سادگی میں بھی صائم ہادی نے خوب رونق کر دی تھی خوب دھمال ڈالی۔ صائم کو سب چھیڑ رہے تھے کہ اب اس کی باری ہے تب ہی وہ بہت خوش ہے اور وہ ڈھیٹ بنا سب کی ہاں میں ہاں ملا رہا تھا۔ رخصتی کے وقت فہما کے کہنے پر اس کی فیملی بھی ساتھ ہی آگئی

تھی پھر رات گئے اودھم مچائے رکھا۔ فہما کو حنان کے کمرے میں چھوڑ کر اسے خوب تنگ کرنے کے بعد وہ لوٹ آئے تھے۔ وہ جو باہر سے آتے ہوئے شور کے کم ہونے پر حنان کے آنے کا اندازہ لگا رہی تھی چند لمحوں میں ہی وہ اس کے روبرو تھا۔ وہ سلام کرتے ہوئے سامنے بیٹھ گیا تھا۔ کافی دیر وہ کچھ نہیں بولا تو فہما نے سر اٹھایا۔ آپ ٹھیک ہیں آواز میں پریشانی تھی۔ وہ مسکرایا۔ آپ کے ہونے کو محسوس کر رہا ہوں اب وہ اس کے ہاتھوں کو تھامے ہاتھوں کی پشت کو سہلا رہا تھا۔ میری زندگی میں آنے کے لیے خوش آمدید میری جان اس نے فہما کی پیشانی پر لب رکھے۔ مجھے امید ہے ہم بہت اچھی زندگی گزاریں گے۔ آپ زندگی کے ہر موقع پر مجھے ساتھ پائیں گئیں وہ اسے اپنے ساتھ کا یقین سونپتے ہو اپنے دل کا احوال سنا رہا تھا۔ وہ اپنے رب کی شکر گزار تھی جس نے اسے ایسے ہم سفر سے نوازا اس نے سکون سے اپنا سر اس کے کندھے پر رکھا حنان نے اپنے بازوؤں کے گھیرے میں لیتے ہوئے اس کے بالوں پر لب رکھے۔

ماہی کا فارن اپرووِل آ گیا تھا۔ خاور صاحب نے کہا تھا کے رائم سے اجازت لے لے اس نے ضرورت محسوس نہیں کی۔ اس نے ڈاکومنٹس سینڈ کر دیے تھے۔ حنان اور فہما روز

آتے تھے مگر اب ماہی کے چکران کے گھر کم ہی لگتا تھا۔رائم کی پھپھو بھی اپنے گھر شیفٹ ہو گئیں تھیں اور جاتے ہوئے سنان کے لیے انوشہ اور ورشہ کے لیے ہادی کا رشتہ بھی ڈال گئی تھیں مگر ماہی نے شادی کے لیے ایک سال کا ٹائم لیا تھا۔آج بہت دنوں بعد وہ ورشہ کے گھر آئی تھی وہ بھی حنان نے بلایا تھا۔ورشہ نے ملتے ہی اس کے گال چومے اور شکوہ کیا۔ماہی نے گال صاف کر کے اپنی مصروفیات بتائیں۔ابرار صاحب اور کنزا بیگم بھی اس سے شکوہ کر رہے تھے۔ فہما بچے بہن کی کو خاطر کرو۔ہاں ہاں بیگم اس کی اچھے سے خاطر کرواسے خاطر مدارات کی ضرورت ہے حنان اندر آتے ہوئے بولا۔ویسے اگر آج بھی میں نہیں بلاتا تو یہ محترمہ ابھی بھی تشریف نہ لاتیں۔ابرار صاحب اور کنزہ بیگم بچوں کو باتیں کرتا دیکھ کر اٹھ گئے تھے۔

جی بتائیں کیا کام ہے وہ بھی بغیر شرمندہ ہوئے بولی۔ فہما یاد رکھنا جب اس کی شادی ہو گی میں بھی آپ کو وہاں لے کر نہیں جاؤں گا۔جی ٹھیک ہے۔بہن کی فرمابرداری پر ماہی نے اسے گھورا۔ خیر رائم چاہتا ہے تم جب تک پاکستان میں ہو اس کے ڈیزائنرز مکمل کر دو کچھ پوائنٹ تم ہی کلیر کر سکتی ہو۔ مگر میں وہ درمیان میں بولی۔حنان نے انگلی اٹھا کر چپ کروایا دیکھو منہا اس کا پوائنٹ ٹھیک ہے ہر آرٹسٹ کا اپنا کام ہوتا ہے دوسرے کے کام پر

ورکنگ مشکل ہوتی ہے۔زیادہ نہیں تو ایک دن دے دو۔اچھا سوچتی ہوں۔اب وہ پھر اس کو تنگ کر رہے تھے۔ورشہ نے کال کر کے انوشہ اور عیشا کو بھی بلا لیا تھا کہ کھانا یہاں کھا کر جائیں۔

رائم کو اس نے ڈیزائنرز پر ورک کرنے کے لیے کہ دیا تھا۔اس نے تو کہا تھا کہ وہ پک کر لے گا مگر ماہی نے منع کر دیا۔اس وقت وہ درانی انڈسٹری کے سامنے تھی۔سی گرین لانگ کرتے اور ہم رنگ ٹراؤزر میں سنیکر پہنے سر پر سٹالر لیے وہ عام سے حلیے میں بھی اس شخص کے لیے خاص تھی جو آفس کے ہیٹر کو چھوڑ کر سخت سردی میں آدھے گھنٹے سے پارکنگ میں تھا۔آفس انٹرنس سے وہ اس کے پیچھے اندر آیا تھا۔ماہی نے اسے ابھی تک نہیں دیکھا تھا۔اس وقت نو بجے کا وقت تھا اور شام پانچ بجے تک اسے یہاں رکنا تھا۔وہ لیفٹ میں تھی جب وہ اندر داخل ہوا تھا۔نہ اس نے مخاطب کیا اور نہ ماہی نے بات کی۔اگر میں میں آپ کے چیکس کس کروں تو بھی آپ صاف کریں گی۔وہ موبائل میں گم بولا تھا۔ماہی کو اندازہ نہیں ہو رہا تھا کہ سیریس ہے یا پھر سے تنگ کر رہا مگر اگلا لمحہ حیران کن تھا جب وہ اس کے پاس سے گزرتے ہوئے اس کے گال پر کس کر گیا تھا اس کی مونچھوں کی چبھن اس نے گال پر محسوس کی تھی۔ہانی کو اپنے آنے پر افسوس ہوا

مگر پورا دن حیران کن تھا وہ ایسے رہا جیسے اسے جانتا ہی نہ ہو۔نہ ہی خود بیٹھا اور نہ اسے سکون کرنے دیا۔لنچ ٹائم میں بھی اس نے لنچ نہیں کیا تھا۔ماہی کو لنچ سرو کروا کے وہ خود غائب تھا۔ماہی کا دل بھی نہیں کر رہا تھا وہ خود بھی کام کے وقت بھوک پیاس بھول جاتی تھی۔اس کے بعد بھی اس وقت آٹھ بج رہے تھے اور اس نے پورے آفس کی نیند اڑا رکھی تھی۔ماہی کے ڈیزائنرز کو اس نے ڈیجیٹل کروا دیا تھا وہ شاید آج ہی کہیں بھجوانے تھے۔بابا کی بھی دو بار کال آگئی تھی جس پر رائم نے خود چھوڑنے کی زمہ داری لے کر انہیں پریشان ہونے سے منع کر دیا تھا۔نو بجے تو اس کی بھی بس ہو گئی تھی۔میرا کام ہو گیا اب میں جا سکتی ہوں کام کے علاوہ پہلی بات تھی جو اس نے کی تھی۔اس نے ایک لمحے کے لیے سر اٹھا کر اسے دیکھا اور لیپ ٹاپ پر کام جاری رکھا ایک نظر میں ہی اس نے جان لیا تھا وہ بہت تھک گئی ہے اور شاید اس کی طبعیت بھی ٹھیک نہیں۔چائے یا کافی اس نے سر جھکائے ہوئے پوچھا میرے سوال کا جواب۔رائم کے چہرے پر مسکراہٹ آئی۔کچھ ٹائم اور رک جاؤ فائنل پرنٹ آنے والے ہیں بس وہ چیک کر لو پھر چلتے ہیں۔اب وہ صوفے پر بیٹھ کر آفس کا معائنہ کر رہی تھی۔پھر اس نے بالوں کو کھولا جو صبح سے ابھی تک گیلے تھے انہیں جوڑے کی شکل میں باندھ رہی تھی کام کرتے ہوئے بھی رائم اس کی طرف متوجہ

تھا۔چاہو تو کچھ دیر آرام کرلو آدھا گھنٹہ لگ جائے گا۔گھڑی دس بجا رہی تھی مطلب گیارہ
اس نے منہ بنایا۔آفس بوائے کافی دے گیا تھا۔رائم بھی کام چھوڑ کر اس کے سامنے بیٹھ
گیا گیا اور فرصت سے اسے دیکھ رہا تھا میں کتنا برا لگتا ہوں مسز منہا رائم درانی صبح کے بعد وہ
پھر سے اسے حیران کر گیا تھا۔اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔اس کی کانپتی پلکوں کے عکس
سے وہ جان۔گیا تھا کہ وہ پریشان ہوئی ہے اس کے سوال پر۔کافی ختم ہوتے ہی وہ باہر چلا
گیا تھا واپسی پر اس کے ہاتھ میں پرنٹ تھے آفس میں بھی اب چند لوگ ہی رہ گئے تھے۔یہ
دیکھ لیں پھر چلتے ہیں۔اس بار سب اوکے تھا۔وہ ای میل کرتے ہوئے بولا۔چلیں وہ
چیزیں سمیٹ رہا تھا لیپ ٹاپ بیگ میں رکھنے کا کہہ کر وہ پھر اندر روم میں غائب تھا منہا نے
لیپ ٹاپ بیگ میں

رکھ کر ہر چیز پر اپر پلیس پر رکھی ہینڈ واش کر رہی تھی وہ ٹریک سوٹ میں باہر آیا اب وہ
فون پر گارڈز کو انسٹرکشن دیتا اسے باہر آنے کا اشارہ کر رہا تھا۔وہ بھی بیگ لے کر اس کے
پیچھے باہر آئی۔ہاں تو کیسا رہا دن مسز منہا رائم درانی۔فضول اس نے منہ بنایا۔ڈنر کا موڈ
ہے میں تو لنچ بھی نہیں کیا اس نے مظلومیت طاری کرتے ہوئے کہا۔مجھے بس گھر جانا ہے
مطلب صاف منع۔چلو کوئی بات نہیں۔ویسے میرے سے نہیں پوچھو گی کہ میرا دن کیسا

گزرا۔ نہیں ایک بار پھر صاف جواب۔ ایسے ہی وہ کچھ نا کچھ بات کرتا رہا تھا وہ بس مختصر جواب دیتی رہی۔ گھر کے باہر گاڑی روکتے ہوئے بولا۔ یار گھر سے ہی کچھ کھلا دو۔ اب تو ماما حریم بھی سو گئی ہوں گی وہاں کون سا میری بیوی بیٹھی ہے۔ میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں ہے مطلب صاف جواب۔ اس نے آہ بھری۔ اب وہ اترنے لگی تھی کے اس نے بازو تھام کر روک لیا۔ یار کچھ ایسا ہی کرتی جاؤ جس سے بھوک اڑ جائے وہ ایک بار پھر مظلوم بنا۔ وہ بازوں چھڑوا کر اتری اچھا آخری بات بس اس نے پلٹ کر دیکھا۔ اب تو پرمٹ ہے اب تو ریلیشن میں آجاؤ۔ اس کی بات پر منہا نے دھاڑ کر دروازہ بند کیا۔ رائم کا قہقہ بے ساختہ تھا۔ وہ گاڑی آگے بڑھانے ہی لگا تھا کہ حنان کی کال سے رک گیا۔ باہر آؤ وہ گاڑی سائیڈ پر روک کر نیچے آگیا۔ جب فہما اور حنان گھر سے باہر آئے۔ ابے سالے کب تک مجھ پر اور میری بیوی پر نظر رکھے گا وہ فہما کے سلام کا جواب دیتے ہوئے حنان سے گلے ملا۔ اندر آئیں رائم بھائی۔ آہ جس کو بلانا چاہیے تھا وہ تو نو لفٹ کا سائن دے گئی ہے۔ ہاں میں نے دیکھا غصے میں گئی ہے۔ بعض آجا مانی ورنہ نکاح والا ہی رہ جائے گا۔ اٹھا کر لے جاؤں گا جب دل کرے گا۔ وہ بھی آرام سے بولا۔ چلو یار کھانا کھانے چلتے ہیں تیری سالی کو تو آفر کی تھی جانتی بھی تھی صبح سے کچھ نہیں کھایا۔ خود بھی بھوکی مجھے بھی بھوکا مار دیا اس نے

دہائی دی۔ شرم تو نہیں آتی اسے بھوکا رکھتے۔ اچھا چلو چلتے ہیں میں منہا کو کال کرتی ہوں۔ آہی نا جائیں محترمہ۔ فہما مانو کو کال کرو مانو کو کال کرو رائم نے نکل اتاری۔ حنان نے اسے گھورا۔ کال لاوڈر پر کرو دوسری بیل پر کال اٹھالی گئی تھی۔ کیا ہوا فہما وہ پریشان سی بولی۔ ماہی گھر آگئی ہو بس یہی پوچھنا تھا۔ ہاں ابھی آئی ہوں۔ کھانا کھایا ہے۔ دل نہیں کر رہا وومٹ فیل ہو رہی ریسٹ لیس ہونے کی وجہ سے اس کی آواز سے بھی طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی تھی۔ مانو باہر آؤ ڈاکٹر کے چلتے ہیں حنان پریشانی سے بولا۔ نہیں بس سوٴ جاؤں گی تو ٹھیک ہو جاؤں گی۔ ماہی کچھ کھا کر میڈیسن لے لو۔ ہوں وہ شاید نیند میں تھی۔ ماہی ایسے مت سونا۔ دوسری طرف سے آواز بند ہو چکی تھی۔ ایسے خیال رکھو گے اس کا حنان نے رائم کو گھورا۔ یا میں نے لنچ سرو کروایا تھا لیکن اس نے کھایا ہی نہیں اب وہ بھی پریشان ہو رہا تھا۔ اچھا چلتا ہوں آپ تو کچھ کھالیں رائم بھائی فہما نے کہا۔ نہیں گڑیا چلتا ہوں بس۔ اچھا وہ مجھے منہا کا نمبر مل سکتا ہے۔ یار ویسے شرم کر ایک نمبر تک نہیں لے سکا۔ رائم نے کندھے اچکائے۔ چل سینڈ کر دیا ہے۔ گھر پہنچ کر میسج کر دینا وہ گلے ملتے ہوئے بولا۔

اگلے دن منہا کو تیز بخار تھااور وہ ڈاکٹر کے جانے کے لیے بھی تیار نہیں تھی۔ فہمااور ورشہ نے اس کی بہت منت کی تھی۔ مگر وہ کان لپیٹے خاور صاحب کے بستر میں لیٹی تھی انہوں نے بھی بہت سمجھایا تھا۔ تنگ آکر فہما نے حنان کو کال کی تھی وہ بھی شاید مصروف تھا کال اٹینڈ نہیں کر رہا تھا۔ شام میں اچانک رائم ماما اور بابا کے ساتھ آگیا تھا۔ ماہی کے نمبر پر کال آرہی تو عیشا نے بتادیا کہ ماہی آپی کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔ ماہی ان کو دیکھ کر اٹھ کر بیٹھ گئی۔ میں تو رائم سے بہت خفا ہوئی خود تو بھوکا رہتا ہے بچی پہلی بار آئی تھی اسے بھی بھوکا رکھا۔ پتا نہیں آج کی نسل کچھ سنتی نہیں ہے زائرہ بیگم نے کہا۔ بخار کی تمازت سے گال گلابی ہو رہے۔ وہ ایک نظر ڈال کر موبائل پر مصروف ہو گیا تھا۔ ایسا ہی ہے آنٹی حنان کو کال کی ہے ڈاکٹر کے جانے کے لیے ہماری تو سنتی نہیں۔ مگر وہ بھی شاید بزی ہیں کال اٹینڈ نہیں کر رہے۔ تو بیٹا رائم لے جاتا ہے۔ مصطفی صاحب نے بیٹے کے دل کی بات کر دی تھی۔ زائرہ بیگم کے ساتھ خاور صاحب نے بھی ان کی تائید کی۔ فہما بھی کہہ رہی تھی۔ وہ بھی موبائل چھوڑ کر متوجہ ہو گیا تھا۔ سب بڑوں کے کہنے پر لا محالہ اسے اٹھنا ہی پڑا۔ بابا میں ایسے ہی جاؤں گی وہ جوتی شرٹ اور ٹراؤزر میں تھی خفگی سے بولی۔ اس سے پہلے فہما کچھ کہتی رائم بول پڑا تھا۔ ایسے بھی ٹھیک ہے بھابھی آپ کوئی شال کارڈگن دے دیں باہر

سردی ہے۔ فہم جا کر شال لے آئی تھی اتنے میں انوشہ نے اس کے ہیر برش کیے جس پر وہ مستقل منہ بنا رہی تھی انود کھ رہے ہیں بال۔ بس آپی ہو گئے۔ شال لے کر وہ فہما کو آنے کا کہہ کر باہر آ گئی تھی۔ رومم فرنٹ ڈور کھولے انتظار کر رہا تھا۔ فہما کوئی وہ آنے کے لیے منع کر آیا تھا۔ ویٹ فہما کو تو آنے دیں۔ آپ چھوٹی بچی ہیں جو پورا خاندان ساتھ لے کر جائیں گی۔ اس کے بعد پورا راستہ خاموشی سے کٹا تھا۔ ڈاکٹر زین ان کے فیملی ڈاکٹر تھے رائم کے بہت اچھے دوست بھی تھے۔ ارے درانی صاحب رستہ بھول گئے انڈسٹری کا جو ہسپتال میں نظر آ رہے ہیں۔ رائم سے گلے ملتے ہوئے بولا۔ میٹ مائی وائف منہا یہ میرے دوست ڈاکٹر زین ہیں۔ یار انقلاب کب آیا اور شادی میں مجھے کیوں نہیں بولا۔ نکاح ہوا ہے ابھی انشاءاللہ جلد شادی میں بلاؤں گا۔ اب وہ منہا کی طبیعت بتا رہا تھا اسے بخار بھی تیز تھا اور بی پی بھی کافی لو تھا اور بھابھی ڈائٹ پلان دے رہا ہوں آپ کا وزن کافی کم ہے۔ وزن تو کم ہونا ہے زین یہ صرف ہوا کھاتی ہیں رائم نے طنزیہ کہا۔ ڈاکٹر زین ہنستے ہوئے ماہی کی پر سکرپشن رائم کو دیتے ہیں۔ ابھی کچھ کھا کر میڈیسن لے لیجئے گا۔ اچھا اجازت یار وہ ڈاکٹر زین سے گلے ملتے ہوئے بولا۔

منہا کچھ زیادہ ہی خاموش تھی۔رائم نے کیفے کے باہر رک کر اسے اترنے کے لئے کہا
۔مجھے گھر جانا ہے۔چلیں گے پہلے کچھ کھالیں۔میں گھر جا کر کھالوں گی۔نہیں آپ گھر جا
کر فہما بھابھی اور انکل کو تنگ کریں گی۔باہر آئیں ورنہ میں زبردستی لے جاؤں گا۔اس بار
اس نے ہاتھ بڑھایا وہ ہاتھ کو اگنور کر کے باہر آ گئی۔وہ دونوں اندر آ گئے تھے۔رائم اب
جوس اور سینڈوچ آڈر کر کے اسے فرصت سے دیکھ رہا تھا۔ماما بابا چاہتے ہیں کہ اب رخصتی
ہو جائے۔اور پھر آپ کی فارن کی ڈیٹیلز آ جائیں گی اس سے پہلے میں آپ کو اپنی زندگی
میں لانا چاہتا ہوں۔وہ اب بھی خاموش تھی اس کی پلکوں کا عکس اب بھی اس کے گلابی
چہرے پر رقص کر رہا تھا۔مسز منہا رائم درانی کیا میں آپ کی پلکوں کو چھو سکتا ہوں۔وہ
تھوڑا قریب ہو کر بولا۔وہ فوراً پیچھے ہوئی۔کل جیسے کس کی تھی آج پلکوں کو نہ چھو
لے۔ویسے تو مجھے اجازت کی ضرورت نہیں کل کی طرح آج بھی کر سکتا ہوں وہ جیسے اس
کی سوچ پڑھ رہا تھا۔منہا نے اسے گھورا مگر فوراً نظریں جھکا لیں تھیں۔رائم نے جوس اس
کے سامنے رکھا جتنا جلدی ختم کریں گی اتنا جلدی گھر چلیں گے۔اس نے ہاتھ اب بھی
نہیں بڑھایا تھا۔مجھے نہیں کھانا میرا دل نہیں کر رہا۔مطلب آپ میرے ساتھ یہاں
رات گزارنا چاہتی ہیں وہ پھر سے آگے بڑھا۔اس کے بے باکانہ الفاظ پر اس کا گلابی

گال سرخ ہو رہے تھے۔رائم نے دلچسپی سے اس کو دیکھا۔حنان کی کال آ رہی تھی۔ہاں یار کہاں ہو۔ڈیٹ پر وہ مزے سے بولا۔دوسری طرف سے پتا نہیں کیا کہا گیا تھا وہ قہقہ لگا کر ہنسا۔تم سب نے مل کر اسے اتنا بگاڑ رکھا ہے تو مجھے ہی سدھارنا پڑے گا۔اچھا تم میرا سسرال میں رہنے کا انتظام کر و ورنہ میں اپنی بیوی کو لے کر گھر جا رہا ہوں۔وہ منہا کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔اچھا وہ مجھے جتنا مرضی تنگ کر لے میں اسے تنگ نہ کروں۔ بھابھی سے کہو پریشان نہ ہوں تھوڑی دیر تک آتے ہیں۔ماہی نے کھانے سے ہاتھ روک دیا تھا۔بس میں اور نہیں کھا سکتی۔ہاف سینڈوچ اور جوس اس نے پی لیا تھا۔رائم نے اس کا بچا سینڈوچ کھا کر اپنی کافی پی۔اور کھڑا ہوا۔چلیں وہ بھی اٹھ گئی تھی۔

فہما نے اسے بتایا تھا انکل اور آنٹی رخصتی چاہتے ہیں۔مگر ماہی نے منع کر دیا تھا۔اگلے ہفتے اس کی فلائٹ تھی۔سب نے اس کی اجازت کے بغیر جمعے کی رات ریسیپشن رکھ دیا تھا۔وہ بہت خفا ہوئی مگر حنان اور بابا سب ایسا چاہتے تھے تو وہ بھی اپنی شرائط پر راضی ہو گئی ۔اگلے دن اس کی فلائٹ تھی تو وہ بابا کے ساتھ گھر آ گئی تھی۔اس نے ریسیپشن کے لیے یہی شرط رکھی تھی۔رائم کو غصہ بہت آیا مگر سب کو پتا تھا وہ خاور صاحب کی وجہ سے

شادی نہیں کرنا چاہتی تھی۔اگلا دن اس کے لیے حیران کن تھا جب ساتھ والی سیٹ پر رائم کو دیکھا۔آپ مجھے چھوڑ کے جا سکتی ہیں میں آپ کے بغیر نہیں رہ سکتا وہ بہت سنجیدہ تھا ماہی کے حیرانی سے دیکھنے پر بولا۔میں رات آپ کو بتانا چاہتا تھا آپ نے موقع نہیں دیا۔وہ اسے بتانا چاہتا تھا کہ وہ اس کے لیے سجی کتنی پیاری لگ رہی تھی۔وہ اسے بتانا چاہتا تھا جب اسے نا دیکھنے کے لیے وہ نظریں جھکا دیتی تو اس کی پلکوں کا عکس اس کے حواسوں پر چھا جاتا ہے۔وہ اس کی پلکوں کو چھونے کی طلب میں بے بس ہو جاتا ہے۔وہ اسے بتانا چاہتا ہے کہ وہ اکیلی نہیں ہے وہ زندگی کے ہر موڑ پر اس کے ساتھ ہے۔مگر وہ اسے یہ کبھی نہیں بتائے گا کی فارن میں اس کے ڈیزائنرز کتنے جتن کے بعد اس نے اپروو کروائے کیونکہ وہ چاہتی تھی اپنے بابا کو لے کر جانا۔اور وہ خود کو روکنے میں اب بھی بے بس تھا کہ اسے اکیلے نہیں بھیج سکتا تھا

خاور صاحب کو ایڈمٹ کر لیا گیا تھا ان کو آرٹیفیشل فیٹ لگنے تھے زخم کے بھرنے تک سرجری کا انتظار کرنا تھا۔یہ سب پہلے ہی رائم نے ڈاکٹر سے ڈسکس کر لیا تھا اس لیے وہ ماہی کو اکیلا نہیں بھیجنا چاہتا اور اس لیے وہ رخصتی چاہتا تھا مگر وہ سنتی کس کی تھی۔اب اس نے

بھی سوچ لیا تھا کہ اس سے کوئی بات نہیں کرے گا۔اگلے چند دن دونوں کے مصروف تھے پھر بھی اس کے خیال کے لیے بہت کچھ فروزن فوڈ میں سٹور کر دیا تھا اسے پتا تھا کہ کام میں لگ کر نہ وہ بنائے گی نہ کھائے گی۔وہ جو خود سے وعدہ کر رہا تھا کہ اس سے کوئی بات نہیں کرے گا دو دن میں ہی ٹوٹ گیا تھا۔جب سارے پیکٹ بند دیکھے۔غصے سے اس کا برا حال تھا خود بھی وہ سارا دن مصروف تھا۔جب ڈھاڑ سے دروازہ کھو کر اندر آیا وہ جو سونگ چلائے کام میں مصروف تھی چونک کر اسے دیکھا۔اس نے ہاتھ سے پکڑ کر اسے سامنے کھڑا کیا۔تم کیا مرنا چاہتی ہو اس جھنجھوڑ کر سختی سے بولا۔مسئلہ کیا ہے تمھارے ساتھ کیوں ہو اتنی بے حس۔کیسی کا احساس بھی ہے کیا۔ہاتھ چھوڑو مجھے درد ہو رہا ہے تم سب کو تکلیف دو تمھیں کوئی کچھ نہ کہے۔میں نے تمھارے ساتھ جو کیا وہ صرف تمھارے خیال میں کیا اور تم جو سب کے ساتھ کرتی ہو اس کے پیچھے تمھارے کیا ارادے ہیں ایک بار بتا کیوں نہیں دیتیں۔وہ اس کا ہاتھ چھوڑتے ہوئے بولا۔ہاتھ چھوڑنے پر وہ گری تھی وہ کمرے سے جا چکا تھا اب ماہی کو رونا آرہا تھا۔اگلے دن دونوں کا سامنا نہیں ہوا تھا نا وہ کمرے سے باہر آئی تھی نا ہی رائم کہیں گیا تھا نہ کمرے سے باہر آیا تھا۔سوچ سوچ کر ماہی کے سر میں درد ہو رہا تھا۔فہمانے کہا تھا وہ بہت اچھا ہے اس کا بہت خیال رکھے

گا۔حنان نے کہا تھاوہ بہت خوش قسمت ہے جو رائم اس کی زندگی میں ہے۔کیا وہ غلط ہے اسے ندامت ہو رہی تھی۔

شام تک وہ کافی بہتر تھی کمرے سے باہر آئی اور رائن کے کمرے کے بند دروازے کو دیکھا مطلب اس نے بھی کل سے کچھ نہیں کھایا تھا اسے افسوس ہوا۔کچن میں آکر اس نے جلد ی جلدی فرائیڈ رائس اور منچورین بنایا اور کھانا لگا کر رائم کے کمرے کے باہر آئی۔نوک کرنے پر بھی خاموش تھی اس نے آہستہ سے دروازہ کھولا زیرو بلب آن تھا اس نے آگے بڑھ کر لائٹ آن کی۔لائٹ آف کردو اس نے سر اٹھائے بغیر کہا۔کھانا کھالیں اس نے ہمت کرکے کہا۔نہیں کھانا جاؤ یہاں سے پھر جواب آیا۔وہ میں نے بھی کل سے کچھ نہیں کھایا پھر سے ہمت کی۔اب کی بار وہ سیدھا ہوا اور اس کی طرف دیکھا۔تو کیا منہا خاور۔اب اس کی بس ہو گئی تھی وہ منہ پر ہاتھ رکھ کر رونے لگی۔کچھ دیر تو وہ اسے روتا دیکھتا رہا پھر اٹھ کر اس کے پاس آیا اس کو بازو سے تھام کر بیڈ پر بیٹھا دیا اور چہرے سے ہاتھ ہٹاتے ہوئے بولا اب رو کیوں رہی ہو۔آپ خفا ہیں۔نہیں خفا ہونے کا حق صرف آپ کو ہے۔وہ اب بھی سنجیدہ تھا۔پھر میں مصطفیٰ انکل کو بتاؤں گی اور حنان کو بھی کہ آپ مجھے ڈانٹتے ہیں اور

مجھ پر غصہ کرتے ہیں وہ نظریں جھکائے بولی یہاں وہ بے اختیار ہوا تھا اس کی پلکوں کا عکس اور اس کی قربت اسے بہکانے کے لیے کافی تھی۔ وہ اس کی بھیگی پلکوں کو انگلیوں کی پوروں سے چھو رہا تھا۔ ماہی ایک لمحے کے لیے ساکن ہوئی۔ مگر اس کی اگلی حرکت نے تو اس کی سانس ہی روک دی تھی اس نے اپنے لبوں سے اس کی پلکوں کو چھوا۔ اب وہ اس کی پیشانی چوم رہا تھا۔ اس کے گالوں پر لب رکھتے ہی ماہی کا ہاتھ بے ساختہ اٹھا تھا اسے نے اپنے گالوں کو صاف کیا اس کی اس حرکت پر رائم نے قہقہہ لگایا تھا۔ اور ہاتھ تھامے یار میرا لمس تو نا مٹاؤ وہ اس کی ناک چومتا ہوا بولا۔ وہ مجھے بھوک لگی ہے ماہی تھوڑا پیچھے ہوئی۔ مطلب میری وائف کو بھوک تب لگے گی جب میرا رومانس کا موڈ ہو گا اس نے اسے خود سے قریب کر کے اس بازوؤں کے گھیرے میں لیا۔ اور پھر گہری سانس لے کر اپنے جذبات کو کنٹرول کیا۔ اب وہ اپنے ہاتھ سے منہا ہو کھانا کھالا رہا جو منہ بنا رہی تھی کہ بس وہ کہہ رہا تھا مسز منہا خاور ابھی تمھارے پاس ہوا تو بھوک پھر سے لگنے لگے گی۔ اس بات پر ماہی کی جھلکی پلکیں اسے پھر سے گستاخی پر اکسا رہی تھیں۔ وہ اسے بتانا چاہتا تھا کے کیسے گزاریں اس کے بنا راتیں وہ تمام ساعتیں جن میں وہ پاس نہیں تھی اور اب تو وہ ماہی بھی اس کی

داستان الفت سننا چاہتی تھی وہ اس کے پیاروں کا انتخاب تھا اور اس کے مالک نے رائم کے لیے منہا کو بنایا تھا تو منہا کو تو رائم کا ہونا ہی تھا اور یہ بات دیر سے صحیح اس نے سمجھ لی تھی۔

Novel Hi Novel & Online Web Channel

السلامُ علیکم !

ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل کی ویب سائیٹ میں دینا چاہتے ہیں تو رابطہ کریں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com

NovelHiNovel & OWC Official

NovelHiNovel@Gmail.Com

OnlineWebChannel @Gmail.Com

03155734959

ختم شُد

اگلا ناول صرف "ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل" پر

NovelHiNovel.Com

OnlineWebChannel.Com

Novel Hi Novel & Online Web Channel

السلام علیکم !

ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل کی ویب سائیٹ میں دینا چاہتے ہیں تو رابطہ کریں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com

NovelHiNovel & OWC Official

NovelHiNovel@Gmail.Com

OnlineWebChannel @Gmail.Com

03155734959